لكل جعلنا منكم شرعة و منهاجا

شجراتِ طیّباتِ

مؤلف

شیخ المشائخ مفتی اعظم شاہ عبدالاول بن مولانا کرامت علی جونپوریؒ

باہتمام

محمد فضیل بن حضرت مولانا غالب حسین جونپوری (مدظلہ العالی)

ناشر

مرکز طالب العلوم

ملاّ ٹولہ جونپور (الھند)

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا

حضرت خالق کائنات کی عنایات بخایات اور جناب رب الارباب رازق بریات کی [illegible]

اور تفضلات سے رسالۂ مفیدۂ مبین طرقِ اولیاے متقدمین سابقین و مفصل سلاسلِ صوفیاے

متاخرین کاملین جامع اقوال و روایات۔ دافع شکوک و توہمات

موسوم بہ

نام تاریخی

شجرات طیبات

۱۳۲۶ھ

مؤلفہ

علامۂ نامی فہامۂ گرامی۔ فاضلِ اکمل مولانا حاجی قاری شاہ عبد الاوّل صاحب مرحوم ابن ہادی زمان مرشد دوران۔ حقائق آگاہ معارف دستگاہ۔ رافع اعلام شریعت مصطفویؐ حضرت مولانا قاری حاجی شاہ کرامت علی صاحب جونپوری قدس سرہ جسکی بدرجۂ غایت ابنائے زمان جمیع اہل عرفان کو ضرورت تھی

اب دوبارہ بعد نظر ثانی و ضروری اضافہ کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا و مسلما

سند مضامین رسالہ

واسطے رفع شک و مزید اطمینان کے اطلاعًا لکھا جاتا ہے کہ وقت تالیف رسالہ ہذا مندرجہ ذیل کتابیں پیش نظر رہی ہیں۔ طبقات[1] الکبری۔ نفحات[2] الانس۔ قول[3] الجمیل۔ جامع[4] الاصول فی الاولیاء۔ رسالہ قشیریہ[5]۔ لطائف[6] اشرفی۔ خزینۃ[7] الاصفیاء۔ ضیاء القلوب[8]۔ مخزن[9] احمدی۔ سراج[10] الفقراء۔ مکاشفات[11] رحمت۔ نور[12] علی نور۔ زاد التقوی[13]۔ تذکرۃ الرشید[14]۔ تعلیم[15] الدین۔ اخبار[16] الاخیار۔ معمولات[17] مظہریہ۔ انتباہ[18] فی سلاسل اولیاء اللہ۔ سیر[19] الاقطاب۔ ارشاد رحیمیہ[20]۔ قابوس[21]۔ صراح[22]۔ الطاف[23] القدس وغیرہ

کتبہ الفقیر الی اللہ عز و جل

عبد الاول بن مولانا کرامت علی

الحنفی الجونپوری

سنہ ١٣٢٦ھ

شجرات طیبات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی رفع درجات العلماء الی کمالیۃ الاصفیاء ۔ واعلی مقامات الاولیاء الی معارج بدایات الانبیاء ۔ فسلکوا مسالک المرسلین ۔ ووصلوا الی مشاہدۃ جمال ذات رب العلمین بعد ما جاہدوا فی المجاہدات ۔ وقاسوا منازل الریاضات ۔ علی رسوم الصحابۃ والتابعین ۔ واتبعوا النور الذی انزلہ اللہ ۔ واقتفوا اثار ھداہ ۔ وامتثلوا احکام الشرع حسب مقتضاہ ۔

اما بعد خادم ارباب طریقت و شریعت خاکسار **عبد الاول** بن عارف باللہ ہادی ہند و بنگال حضرت مولانا شاہ **کرامت علی** جونپوری قدس سرہ جملہ برادران اہل اسلام کی خدمت مبارک مین بکمال خیر خواہی عرض کرتا ہے کہ اس مرتبہ ۱۳۲۹ سنہ ہجری مین بکوشش اصحاب زمانہ و کشش آب و دانہ شہر گوالپاڑہ ملک آشام مین فقیر کا جانا ہوا ۔ وہان کے حضرات کے اخلاق و اشتیاق سے میرا دل بہت خوش ہوا اور لوگون نے فقیر سے توبہ کرنے اور داخل سلسلہ ہونے کی آرزو کی فقیر نے مسلمانون کو بیعت توبہ و تبرک کراکے داخل سلسلہ چشتیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ محمدیہ کیا ۔ حق سبحانہ تعالی مشائخ سلسلہ کی برکت سے داخلین سلسلہ کو اتباع شریعت کی سچی توفیق بخشے اور استقامت نصیب کرے آجکل اہل بدعت دشمنان شریعت و طریقت نے طرح طرح لوگون کو دہوکا دیکر راہ سے بے راہ کرنا شروع کیا ہے وہان بھی بعض دشمنان دین اس ہدایت و بیعت شریعت و طریقت کو دیکھکر بے چین ہوگئے کہ یہان بھی حضرت مجدد بریلوی سید احمد قدس سرہ کے اجل خلیفہ حضرت مولانا کرامت علی صاحب جونپوری کی ہدایت کا آفتاب طلوع ہوا اور شریعت محمدیہ کے انوار جلالت آثار نے بدعت و رسومات جاہلیت

کی طفلون اور تابعون کو سکھانا شروع کیا۔ تو کچھ بن نہ پڑا۔ آخر عوام کو دھوکا دینے کے لئے ... بدل ت
تراشا کہ چشتیہ۔ قادریہ۔ نقشبندیہ۔ مجددیہ۔ یہ چار طریقے مشہور ہین اسکے سوائے پانچوان ... یہان سے
نکلا اور یہ پانچوان طریقہ محمدیہ وہابیون کا طریقہ ہے۔ جو اسمین بیعت کراتا اور بیعت کرتا ہے وہ وہابی ہے
مگر ایسی ابلہ فریب اور بے بنیاد بات پر کوئی عقل والا کب خیال کرسکتا تھا۔ تاہم عوام اور سیدھے سادے مسلمانون
کے اطمینان کے واسطے ایسے غدار ومکار دشمن دین کا جواب دینا مناسب خیال کرکے فقیر نے یہ ایک
مختصر تحریر لکھی جسمین بزرگان طریقت ومشایخ شریعت کے سلسلون اور خانوادون کو بھائی مسلمانون کے
سمجھنے کے لائق تفصیل کے ساتھ دکھلایا ہے۔ جس سے اتنی بات تو ہر کسی کو معلوم ہوجائیگی کہ طریقہ مشایخ
کو چار ہی طریقہ مین منحصر کرنیوالا نرا نادان بے بصر ہے۔ اور اس منزل اور راہ سے بالکل بے خبر ہے۔

.	منزل عشق مکانے دیگر است		مرد این رہ رانشانے دیگر است	

اور آخر مین اپنے خاندان کا شجرۂ نسب وشجرۂ بیعت اور دو استفتے اور چند خطوط علمائے عالی وقار وفضلائے
نامدار کے درج کردیے ہین۔ جو کہ مستفسرین احوال کیلئے انشاء اللہ کارآمد ہون گے۔
اگر طریقون کے کثیر التعداد ہونے کا حال دیکھنا ہو تو سراج الفقراء اور لطائف اشرفی اور ضیاء القلوب
اور جامع الاصول فی الاولیاء وغیرہ ملاحظہ ہو۔ اور اگر انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ کو دیکھا جائے تو ساری
اجمال کی تفصیل اس ایک ہی کتاب مین قابل اطمینان ملجائیگی۔ معترض کی جہالت ونادانی کے وجوہات
واسباب تو بہتیرے ہین مگر سمجھنے کے لئے چند باتون کا اظہار ضروری ہے۔
۱۔ پانچوین طریقہ محمدیہ کو وہابیون کا طریقہ کہنا خود کسقدر غلط ہے اس عقل کے دشمن کو وہابیون کے عقائد
واقوال کی بھی خبر نہین کہ وہابیون کے نزدیک تو سوائے شریعت کے جملہ طریقے وخانوادے
سب کے سب بدعت وضلالت ہین تو اب صاحب سلسلہ کو وہابی کہنا کمال جہالت وبیوقوفی ہے
۲۔ جبکہ بیعت کو گروہ وہابیہ بدعت بتلاتے ہین تو نہ تو وہ کسی کو بیعت کرا سکتے نہ کسی سے بیعت کرسکتے

۴۔ گروہ وہابیہ مذہب کے قائل نہین ہین حنفی شافعی مالکی حنبلی چارون مذہبون کو یہ لوگ بدعت اور بد
کہتے ہین اور مذہب سے انکار کر کے بجائے حنفی کے اپنے کو محمدی کہتے ہین اور یہان تو حنفی مذہب والے
ہین کہ موافق اقوال امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور حنفی فقہ کے مطابق عملدرآمد کرتے ہین اور طریقۂ محمدیہ جو حقیقت مین نقشبندیہ
مجددیہ وغیرہ کی شاخ اور جامع جمیع طرق چشتیہ وقادریہ واحمدیہ وصابریہ وباقویہ وحسنیہ وغیرہ سے ہے
اسی وجہ سے اس سلسلۂ خانوادۂ محمدیہ مین حق تعالی نے جمیع طرق کی برکت عطا فرمائی ہے کہ جسکا عام اثر یہ
ہے کہ اپنے نبی کی سنت وشریعت کی تعظیم ومحبت اس طریقہ والے کے دل مین جم جاتی ہے تو اس
خانوادۂ محمدیہ کو بھلا وہابیون سے کیا نسبت۔ یہ مشرب اہل طریقت کا ہے اور وہ مذہب اہل فسق وضلالت کا ع
ببین تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا ؛ اور طریقے مشائخ کرام وصوفیائے عظام کے بہت ہین لیکن ہر ایک طریقہ کو
مناسبت ایک ملک سے ہے کہ وہان اکثر وہی طریقہ لوگون کے مذاق کے موافق اور طبیعت کے مناسب
ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عارف باللہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی انتباہ مین فرماتے ہین وہو ہذا۔
حاصل کلام کا یہ ہے کہ سب طریقون سے قادریہ طریقہ عرب اور ہندوستان مین بہت مشہور ہے اور نقشبندیہ
ملک ہندوستان ماوراء النہر مین بہت مشہور ہے اور حرمین مین بھی شایع ہوا ہے اور چشتیہ طریقہ ہندوستان
مین بہت مشہور ہے اور سہروردیہ خراسان وکشمیر وسندھ کے اطراف مین اور کبرویہ طریقہ توران وکشمیر مین اور
شطاریہ ہندوستان اور شاذلیہ مغرب اور مصر اور اُسکے اطراف اور مدینہ مین اور عیدروسیہ طریقہ
حضرموت مین آہ اور سراج الفقراء مین طریقۂ رزاقیہ کی ایک شاخ مقیم شاہی کو بتلایا ہے کہ ملک پنجاب
مین۔ اور دوسری شاخ خاکساریہ کو بتلایا ہے کہ ملک دکن مین رائج ہے۔ **اسیطرح** سے رفاعیہ وخلوتیہ
مصر مین اور مولویہ اطراف روم مین رائج ہے۔ پس اسیطرح حضرت مجدد بریلوی رحمہ اللہ کا طریقہ محمدیہ
ہندوستان وپنجاب مین مشہور ومعروف ہے اور ملک بنگال مین بکثرت رائج ہے۔ اور جب حضرت
سید صاحب قدس سرہ حرمین شریفین مین تشریف لے گئے تو وہان بھی بہت سے لوگ آپ سے

بیعت کرکے داخل سلسلہ ہوئے چنانچہ حضرت شیخ الاسلام مفتی سعد اللہ صاحب مرحوم جو ریاست رامپور کے ایک

امام تھے وہ بھی اسی سلسلہ کے خلیفہ مجاز تھے اسوقت سے یہ خانوادۂ محمدیہ عرب میں بھی پھیلا پھر حضرت

حاجی شاہ امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے (جنکے پیر و مرشد حضرت میانجی نور محمد صاحب سید صاحب کے سلسلہ

علیہ طریقۂ محمدیہ مین داخل ہوئے تھے) مکہ معظمہ کا قیام اختیار کیا تو پھر کیا پوچھنا اور بھی اس سلسلہ کی عرب مین بیعت

ہوئی۔ اور ہندوستان سے اکابر علماء و فضلا و فقہا و محدثین در اقدس پر پہنچکر اسی سلسلہ علیہ مین داخل ہوکر فیضیاب

ہوئے اور ہزارون تشنہ لبون کے حلقوم مراد کو اپنے چشمۂ فیض سے سیراب فرمایا۔ آپکی ذات بابرکات سے

اب ایک اور خانوادۂ **امدادیہ** ایجاد ہوا اسیطرح یونہی بزرگون کے اور بھی خانوادے ہوتے جائین گے

الحاصل جب اس خانوادۂ محمدیہ کو جو اصل مین مثل چشتیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ وغیرہا کے ہے ہندوستان

و پنجاب و بنگال اور عرب تک کے لوگون نے قبول فرمایا۔ اور رد اور انکار نہ کیا تو گویا علماء دیار کا اس پر

اجماع ہوگیا ہے اور وہابی اجماع کے منکر ہین پھر اب کسی دشمن دین کے بہکنے اور بہکانے اور بزرگون پر غلط

اتہام لگانے سے اس طریقہ پر جو آفتاب کی طرح روشن ہے کب خاک پڑ سکتی ہے۔ بلکہ انشاء اللہ ایسا گستاخ

و بے ادب خود دنیا و عقبیٰ مین ذلیل و خوار ہوگا اور اُسکا مکر و فریب اُسی کیلئے وبال جان ہوگا۔ اس رسالہ

کی تحریر مین ایک فائدہ یہ بھی مدنظر ہے کہ شاید ملک بنگال مین اسیطرح کا سودا کہین کسی دوسرے سر مین

اگر پیدا ہو تو یہ نسخۂ مفیدہ اُسکی جاہلانہ نزلے اور مادے کو دور کرکے صحیح الدماغ بنائے۔ یہ کہ کبھی بات پھیلنے

نہ پائے۔ اس رسالہ کا نام **شجرات طیبات** رکھا۔ اللہ تعالیٰ اسکو قبول فرماکر میرا وسیلۂ نجات

کرے۔ آمین۔ بحرمۃ النبی۔ والہ الیامین۔ واللہ الہادی۔ و علیہ اعتمادی

۱۳ ۲۶

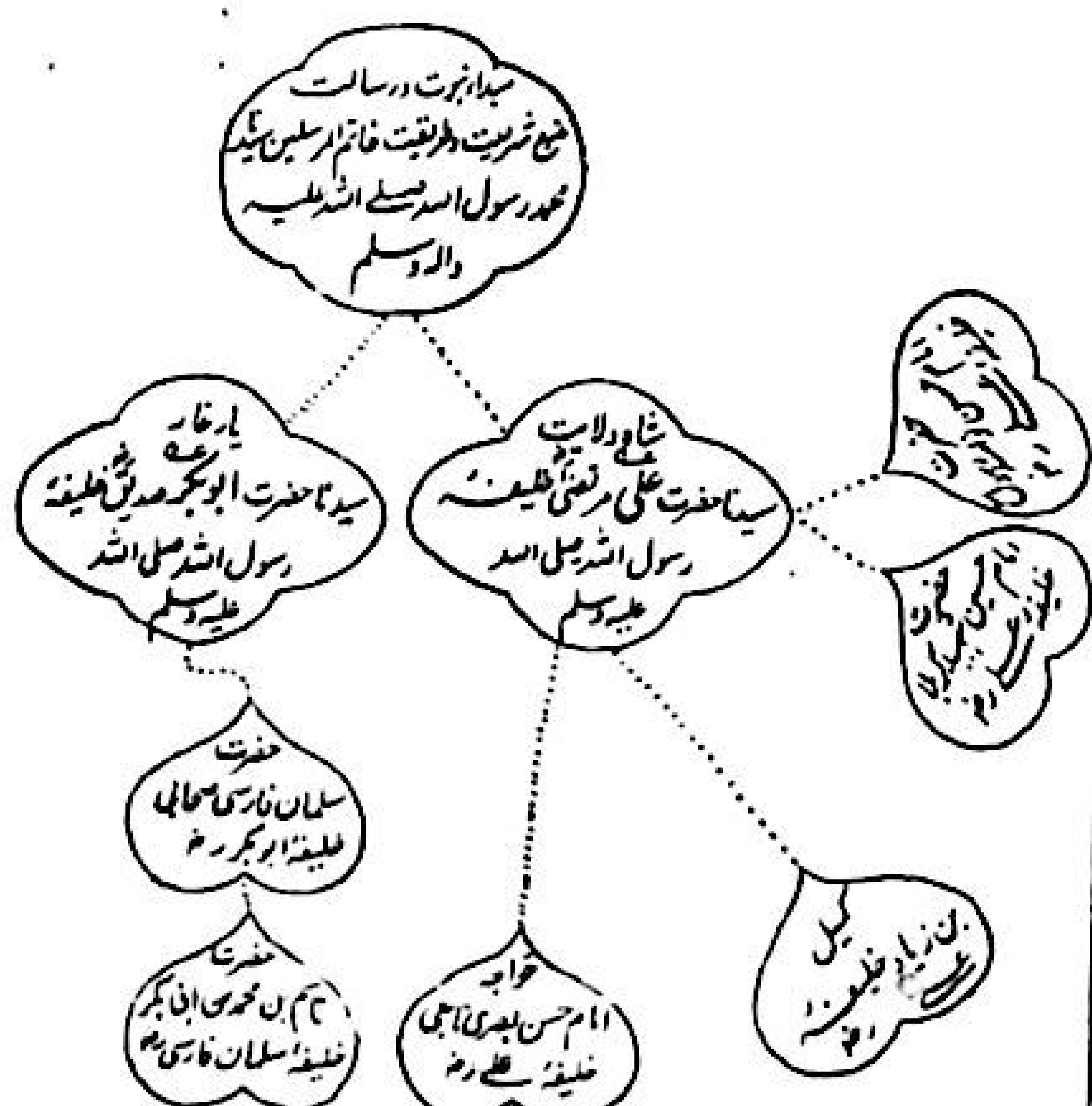
اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد النبی الامی العالی القدر العظیم الجاہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا عدد معلوماتک

طریقہ محمدیہ

یون تو لحاظ اصل الاصول جملہ حضرات مشایخ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جسم واحد ہین مگر باعتبار فروع وطرز اشغال بمنزلہ اعضا کے نام ونسب مین ممتاز وجدا اور ہر ایک کے فیوضات وبرکات کا رنگ بھی علیحدہ ہے اُن ہی فیوضات وبرکات کے لحاظ سے طریقے اور خانوادے (باسمائے مختلفہ) الگ الگ ہو گئے۔ چونکہ مبدا ر فیاض کے نامتناہی فیض حسب استعداد مستفیضین غیر محدود ہین۔ اس لئے خانوادے اور طریقے بھی مشایخ کے غیر محدود ہین۔ جو قیامت تک ہوتے رہین گے کہ اَلطُّرُقُ اِلَی اللّٰہِ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ۔ صوفیۂ کرام نے فرمایا ہے **در باب اسامی طُرق** یون سمجھنا چاہیے کہ طریقون کو جو ار باب طریقہ کی طرف منسوب کیا ہے اسکا کوئی قاعدہ کلیہ مقرر نہین۔ کوئی تو صاحب طریقہ کے نام کی طرف منسوب کوئی لقب کی طرف کوئی پیشہ وحرفہ کیطرف کوئی مولد ومسکن کیطرف کوئی آبا واجداد کیطرف منسوب۔ کسی مین باطنی مناسبت ملحوظ جیسے قادریہ رزاقیہ جباریہ قدوسیہ مدنیہ نقشبندیہ عطاریہ حدادیہ چشتیہ جابریہ غزالیہ شاذلیہ مجددیہ محمدیہ غوثیہ وغیرہ کہ ان مین کہین علم کہین لقب کہین پیشہ کہین مولد کہین مرتبۂ باطنیہ کا لحاظ کیا گیا ہے۔ جو حضرات اکابر دین ومشایخ عظام صوفیہ کرام کے مسالک سے آگاہ ہین اُنکو تو کبھی کسی طریقہ کی نسبت وسوسہ اور وہم بھی نہین ہوتا۔ البتہ جو لوگ اس راہ سے ناآشنا ہین وہ نادانستہ اعتراض کر بیٹھتے ہین۔ حضرت مجدد بریلوی مولانا سید احمد شہید رحمہ اللہ کا طریقہ جو بوجہ کمال اتباع وفیوضات باطنی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہایت مناسبت رکھتا ہے اور نیز اسوجہ سے کہ اہل اللہ کو انبیاء علیہم السلام سے ایک خاص مناسبت ہوا کرتی ہے۔ کوئی نسبت موسوی اور کوئی نسبت عیسوی کوئی نسبت محمدی سے سرفراز ہوتا ہے۔ حضرت مجدد بریلوی کو نسبت محمدی حاصل تھی اور آپ محمدی المشرب تھے اسوجہ سے آپ نے اپنے طریقہ کا نام محمدیہ رکھا

اس کا مفصل بیان زاد التقوی اور نور علی نور[1] میں موجود ہے۔ واضح ہو کہ حضرت سید احمد قدس سرہ کے
طریقۂ محمدیہ میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے وقت سے آج تک ہزاروں اولیا اللہ و علما و فضلا
داخل ہوئے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں اور ہوتے رہیں گے حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ نے
جبکہ خود اپنے بھتیجے اور داماد اور بھانجے وغیرہ کو حضرت سید مجدد بریلوی کے حوالہ فرمایا۔ اور انہوں نے
اپنے طریقۂ محمدیہ میں ان حضرات کو تعلیم سلوک و تربیت باطنی فرمایا۔ اسوقت کسی نے کبھی رد اور
انکار نہ کیا تو اب کسی متوہم کے توہم سے سوائے اس کے کہ خود اس کی سادہ لوحی اور نافہمی ظاہر ہو اور
کیا ہونے والا ہے ؎ چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ٭ میلش اندر طعنۂ پاکان برد ٭

ابتدائی سلسلہ



[1] عله دونوں کتابیں حضرت مولانا کرامت علی صاحب جونپوری علیہ الرحمہ کی تالیف ہیں ۔۱۲ از مولف

[2] [illegible]

فصل مشائخ کے طریقون کے ذکر مین

مشائخ طریقت کے بہت سے طریقے نکلے ہین اور قیامت تک برابر نکلتے رہین گے۔ اور طریقت صرف چار ہی مین محدود و منحصر نہین ہین۔ اور بعض طریقے بعض سے نکلے ہین۔ صرف نسبتی نام پہچان کیواسطے مقرر کئے گئے تاکہ سلسلہ صوفیہ کا معلوم ہو۔ اور درحقیقت کل طریقے حضرت علی مرتضی علیہ السلام یا حضرت سلمان فارسی تک پہنچتے ہین۔ اور نیچے کے سلسلہ مین شیخ طریقت مرشد کامل کیطرف طریقہ کی نسبت کر کے نام مناسب رکھا گیا تاکہ مابعد کے لوگ یہ جان لین کہ اسکا سلسلہ فلان بزرگ پیر طریقت سے ہے اور یہ شخص فلان خانوادہ کا ہے۔ یہان اجمالی طور سے چند مشہور طریقون کے نام بتائے جاتے ہین تاکہ ہر خاص وعام جان لے کہ جو لوگ کہتے ہین کہ طریقہ صرف چار ہی ہے پانچوان طریقہ نہین ہے وہ لوگون کو فریب دیتے ہین دیکھو جامع الاصول فی الاولیاء کے ابتدا مین اور سراج الفقراء اور سلاسل اولیاء اور لطائف اشرفی اور خزینۃ الاصفیا اور ضیاء القلوب اور تعلیم الدین تو معلوم ہوگا کہ کس قدر کثیر التعداد طریقے صوفیہ کرام کے ہین۔ مشتے نمونہ از خروارے۔ تھوڑے سے نام یہان ذکر کئے جاتے ہین۔ تاکہ دماغ سے خبط اعتراض جو طریقہ محمدیہ پر ہوتا ہے نکل جائے اور مرض مالیخولیا سے نجات ملے۔ مندرجہ ذیل نام کے علاوہ اگر اور نام مشائخ کے طریقون کا یاد کرنا ہو تو جامع الاصول فی الاولیاء کا صفحہ ۳ دیکھو اور لطائف اشرفی مین صفحہ ۳۴۴ پڑھو۔ انشاء اللہ وسواس دفع ہوگا اور پوری واقفیت ہوجائے گی۔

طریقون کے نام

اویسیہ ۱ ❀ خضرویہ ۲ ❀ نوریہ ۳ ❀ حلاجیہ ۴ ❀ طاؤسیہ ۵ ❀

قشیریہ ۶ ❀ حمویہ ۷ ❀ انصاریہ ۸ ❀ جامیہ ۹ ❀ وفائیہ ۱۰ ❀

قادریہ ۱۱ ❀ رفاعیہ ۱۲ ❀ مغربیہ ۱۳ ❀ لیویہ ۱۴ ❀ بکتاشیہ ۱۵ ❀

برقیتیہ دسوقیہ شاذلیہ بدریہ [illegible]

مداریہ عیدروسیہ عطاریہ صفویہ خلوتیہ [illegible]

علوانیہ ہمدانیہ جلالیہ کرمانیہ الواریہ شطاریہ

سخاویہ چشتیہ نقشبندیہ مجددیہ جنیدیہ سہروردیہ

مولویہ صابریہ رزاقیہ جباریہ محمدیہ نظامیہ

نصیریہ سراجیہ طیفوریہ باقویہ قدوسیہ ابوالعلائیہ

طوسیہ فردوسیہ غوثیہ خلوتیہ جلوتیہ غزالیہ

حفیفیہ اکبریہ حسنیہ احمدیہ سعدیہ حمزویہ

شعبانیہ گلشنیہ بیرامیہ عشاقیہ بکریہ عباسیہ

زینبیہ ملامیہ سنبلیہ صادقیہ حسامیہ سعیدیہ

متبولیہ عیسویہ عثمانیہ قطبیہ حیدریہ فقریہ

مرشدیہ رضویہ جعفریہ بصریہ عمریہ نہدیہ

بیضاویہ شہابیہ بواسحاقیہ بوقاسمیہ بہلولیہ غوریہ

قلندریہ ابدالیہ نوحانیہ کریمیہ فخریہ منعمیہ

خاکساریہ شہبازیہ اولیاشاہی نعمۃ اللہ شاہی ہاشم شاہی صدر شاہی

حسین شاہی ارزان شاہی وہاب شاہی مقیم شاہی محمود شاہی بڈھن شاہی

بھرل شاہی مرتضیٰ شاہی حبیب اللہ شاہی سید شاہی

دولہ شاہی امام شاہی قاسم شاہی سہاگ شاہی جھلی شاہی بیرن شاہی

جلی شاہی نوشاہی رسول شاہی ملا شاہی جلالی ؛ وغیر ذالک

فصل چار پیر چودہ خانوادون کے بیان مین

چار پیر کا بیان یہ ہے۔ شاہ ولایت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مشہور چار شخصون نے علم باطن سیکھے اور خلق اللہ کو حقیقت اور معرفت کی راہ تعلیم کیے۔ امام حسنؓ۔ امام حسینؓ۔ خواجہ حسن بصری۔ خواجہ کمیل بن زیاد انھین چار پیر کہتے ہین۔ کذا فی سراج الفقرا اور بعضون کے نزدیک مراد چار پیر سے حضرت علیؓ حسن بصری خواجہ حبیب عجمی۔ عبدالواحد بن زید کوفی۔

چودہ مشہور خانوادون کا بیان۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خلیفہ خواجہ حسن بصری تھے۔ خواجہ حسن بصری کے دو خلیفہ تھے۔ ایک حضرت حبیب عجمی۔ دوسرے عبدالواحد بن زید۔ اور حبیب عجمی سے نو خانوادے ہین (۱) خانوادۂ حبیبیان خود حبیب عجمی کا خانوادہ ہے۔ (۲) خانوادۂ طیفوریان۔ شاہ طیفور شامی کا۔ (۳) خانوادۂ کرخیان۔ خواجہ معروف کرخی کا۔ (۴) خانوادۂ سقطیان۔ خواجہ سری سقطی کا (۵) خانوادۂ جنیدیان۔ خواجہ جنید بغدادی کا۔ (۶) خانوادہ گازرونیان۔ خواجہ ابواسحاق گازرونی کا۔ (۷) خانوادۂ طوسیان۔ خواجہ ابویوسف علاؤالدین طوسی کا۔ (۸) خانوادۂ فردوسیان خواجہ نجم الدین کبریٰ فردوسی کا (۹) خانوادۂ سہروردیان۔ خواجہ ابوالنجیب سہروردی کا۔

اور خواجہ عبدالواحد بن زید سے پانچ خانوادے نکلے۔ (۱) خانوادہ زیدیان خود عبدالواحد بن زید کا (۲) خانوادۂ عیاضیان حضرت فضیل بن عیاض کا (۳) خانوادہ ادھمیان۔ خواجہ ابراہیم ادہم بلخی کا (۴) خانوادہ ہبیریان۔ ہبیرۂ بصری کا (۵) خانوادۂ چشتیان۔ خواجہ ابواسحق چشتی کا۔

خواجگان چشت

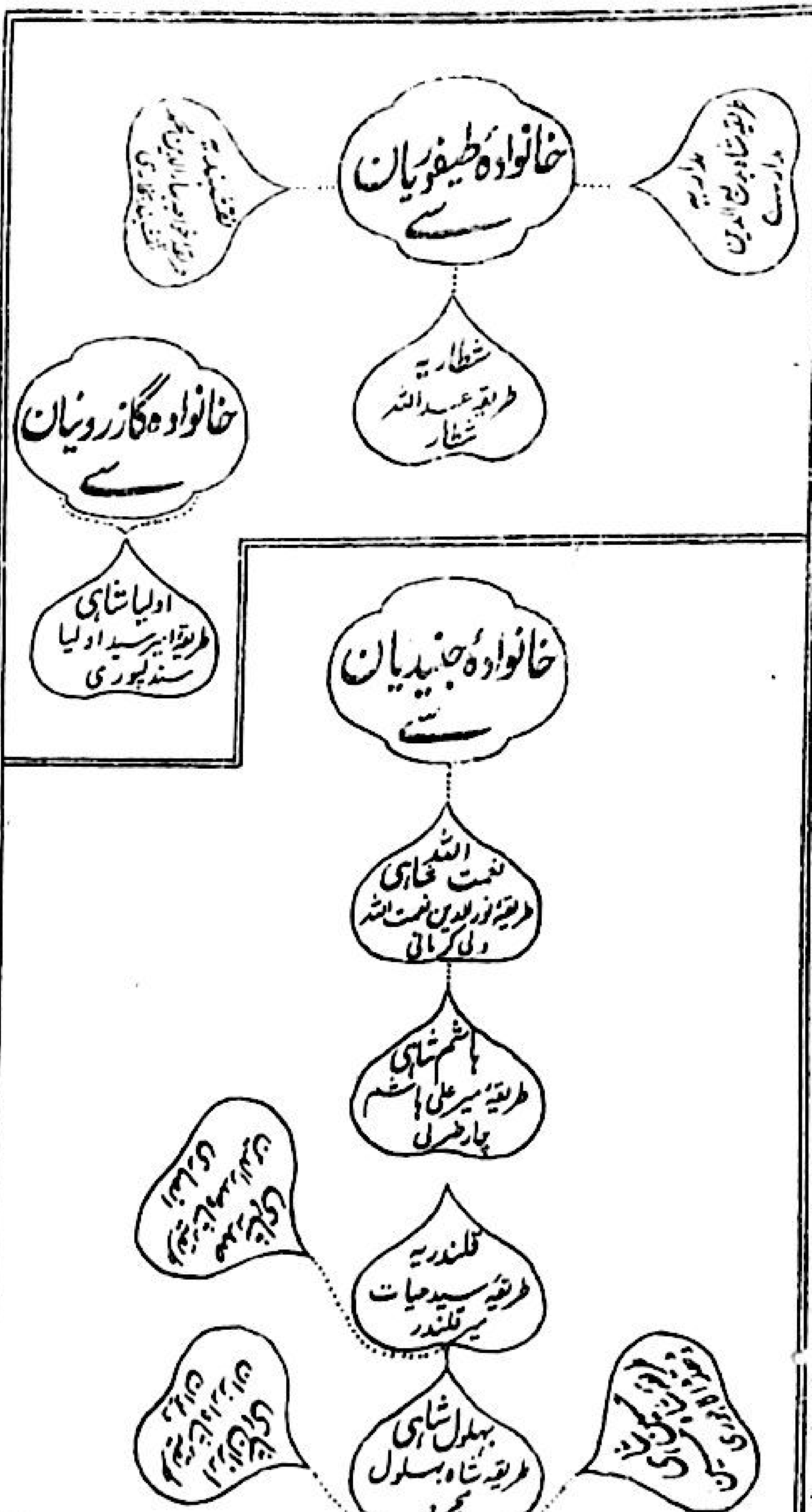
یہ پانچ بزرگ ہین۔ (۱) خواجہ ابواسحق چشتی (۲) خواجہ احمد چشتی (۳) خواجہ محمد چشتی۔ (۴) خواجہ ناصرالدین ابویوسف چشتی (۵) خواجہ قطب الدین مودود چشتی۔ انھین بزرگون کے سلسلہ مین جو مرید ہوگا اسکو چشتی کہین گے۔ اور ان لوگون کے سلسلہ کو چشتیہ خاندان کہتے ہین۔



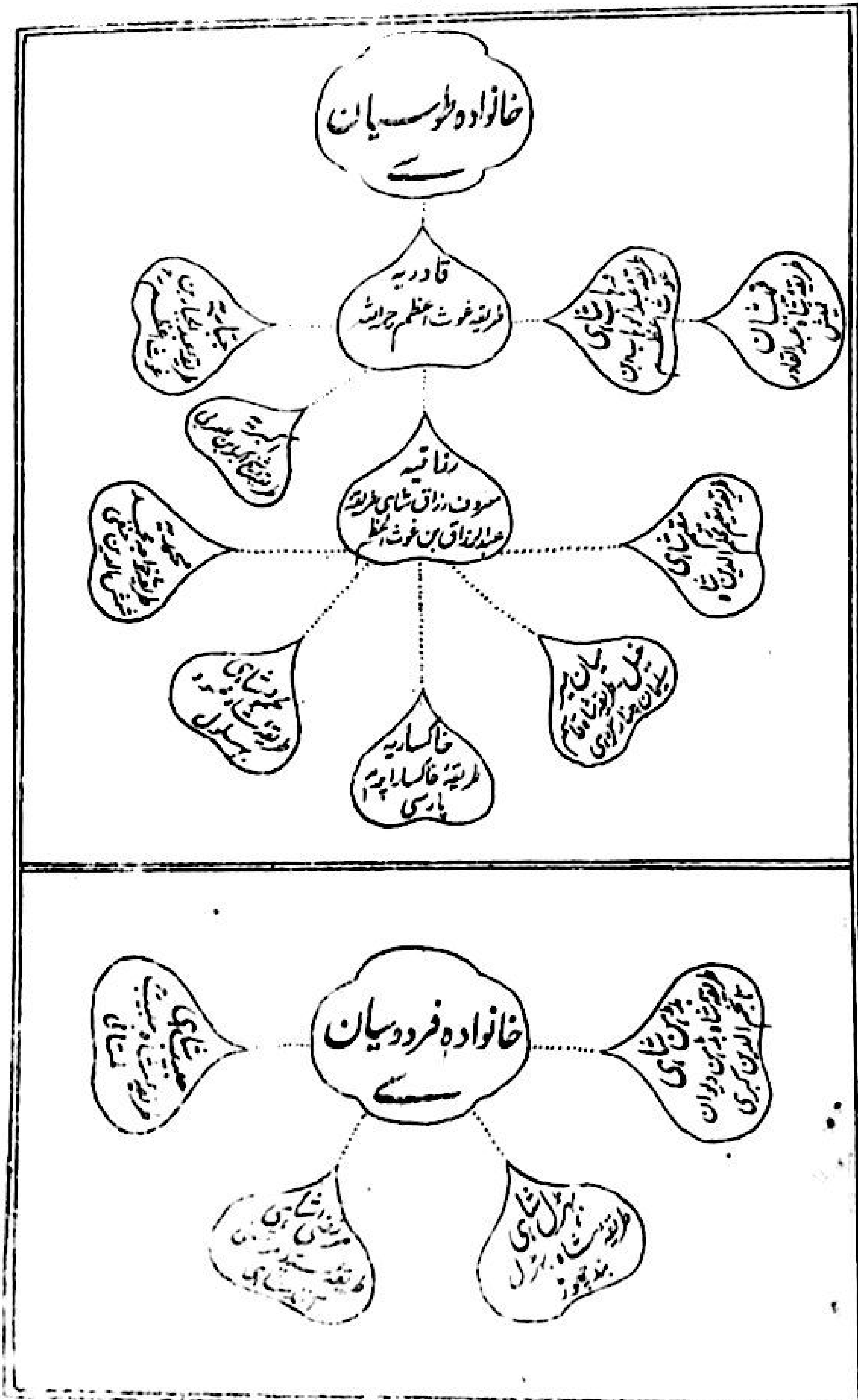
چونکہ مشہور چودہ خانوادے حضرت حسن بصری سے چلے ہیں اس واسطے سلسلہ انہیں سے شروع کیا گیا۔ منہ عفی عنہ

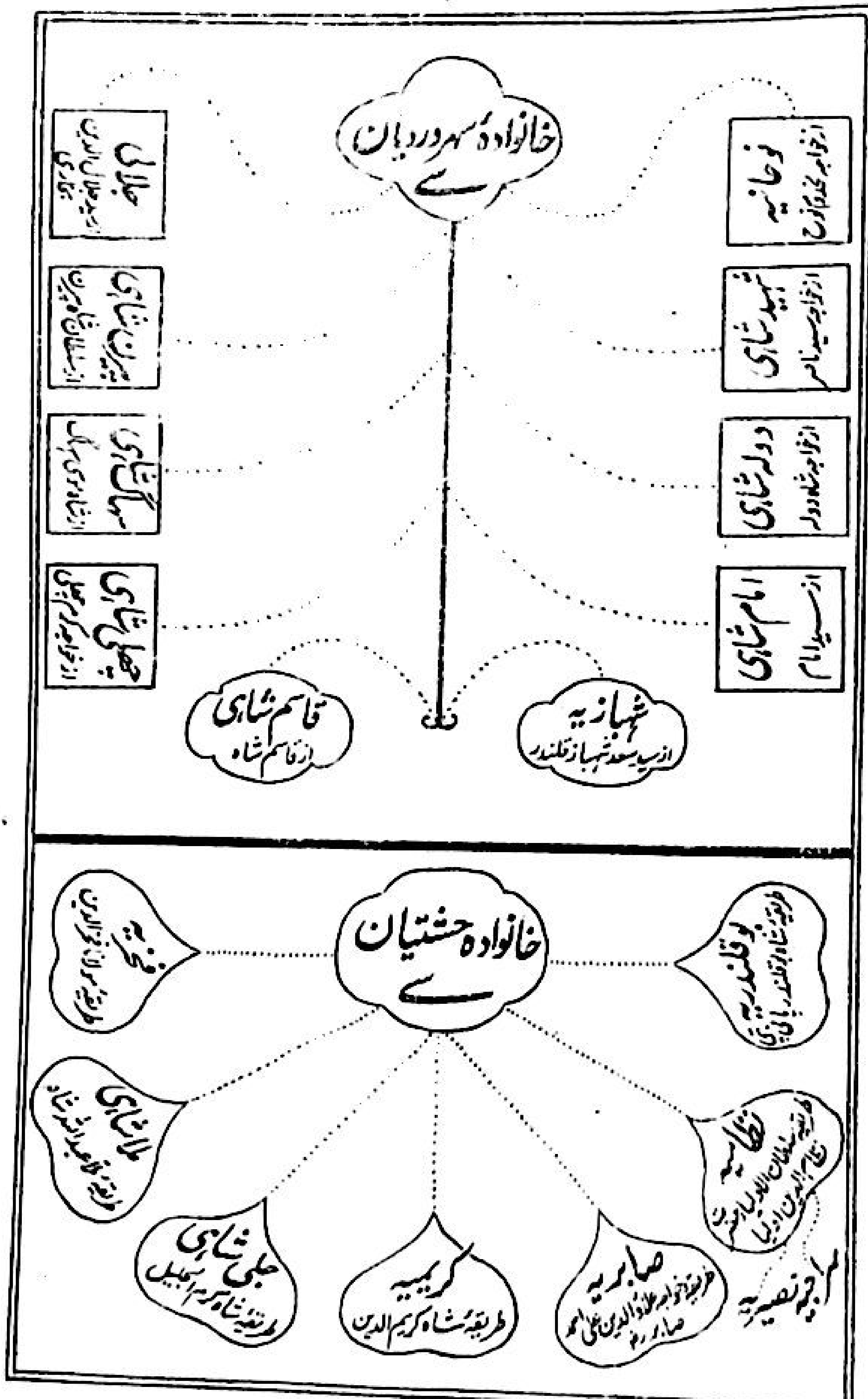
متعدد طریقون کے نکلنے کا بیان

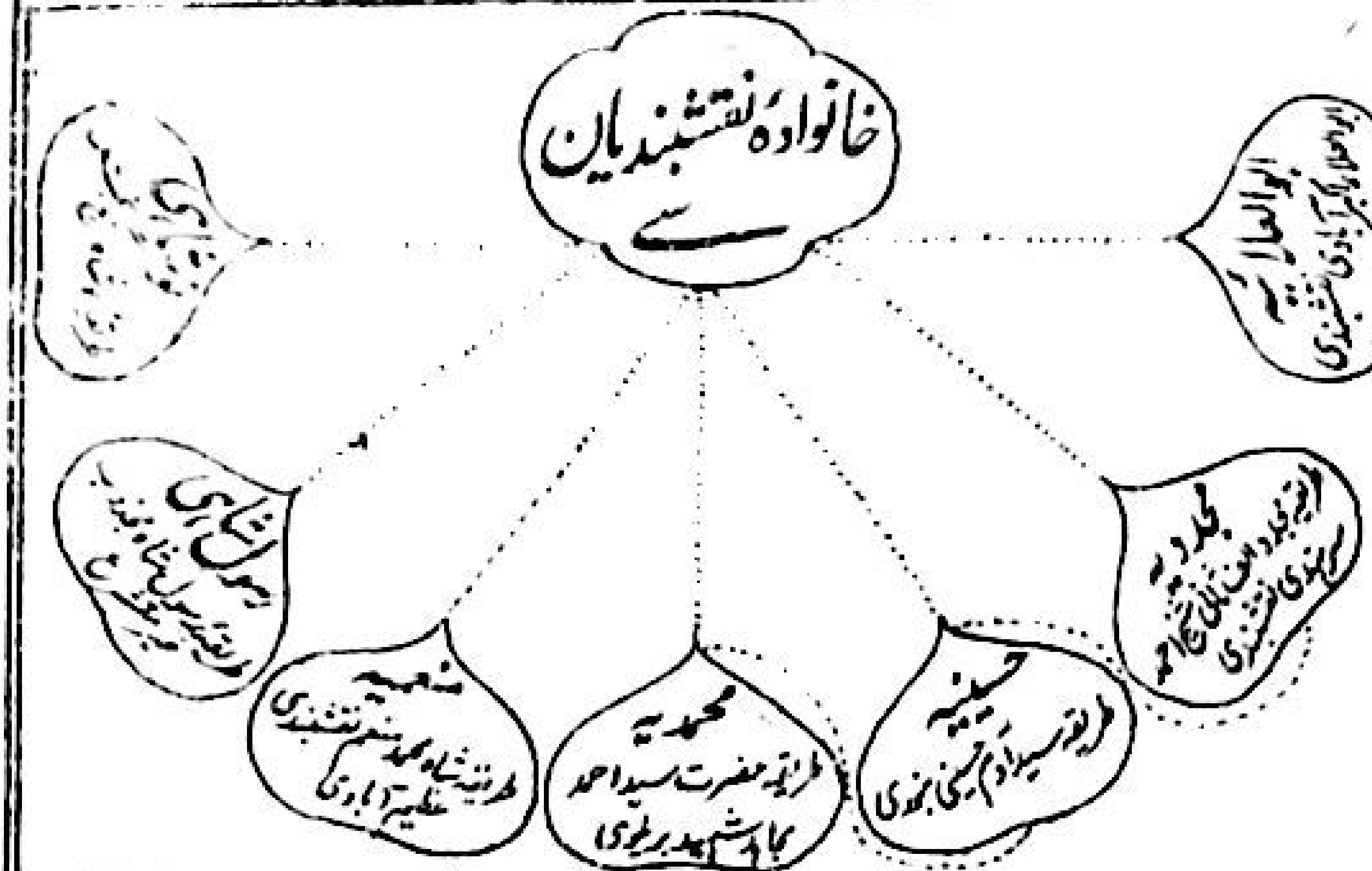
اجمالی طور سے یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ خانوادہ طیفوریان سے (جو بایزید بسطامی کا خانوادہ ہے) تین طریقے نکلے ہین۔ ایک طریقہ مداریہ دوسرا طریقہ شطاریہ تیسرا طریقہ نقشبندیہ اور یہ اصول ہین انسے اور شاخین بھی نکلی ہین۔ اور خانوادہ کازرنیان سے طریقہ اولیا شاہی نکلا ہے اور خانوادہ جنیدیان سے طریقہ نعمت اللہ شاہی نکلا ہے۔ اور اس طریقہ سے ہاشم شاہی طریقہ نکلا ہے اور اسی طریقہ قلندریہ نکلا ہے اور قلندریہ سے دو طریقہ صدر شاہی اور بہلول شاہی نکلا ہے اور اس سے طریقہ حسین شاہی اور ارزان شاہی نکلا۔ اور خانوادہ طوسیان سے طریقہ قادریہ نکلا اور یہ اصل الاصول ہے اور اس سے طریقہ جباریہ اور رزاقیہ اور وہاب شاہی اور اکبریہ نکلا۔ اور طریقہ رزاقیہ سے پانچ طریقہ نکلے ایک مقیم شاہی دوسرے میان میر خیل تیسرے خاکساریہ چوتھے محمود شاہی پانچوین محمدیہ اور خانوادہ فردوسیان سے چار طریقے نکلے ایک بڈہن شاہی دوسرے بہڑل شاہی تیسرے مرتضیٰ شاہی چوتھے حبیب شاہی اور خانوادہ سہروردیان سے دس طریقے نکلے ایک نوحانیہ دوسرے سید شاہی تیسرے دولہ شاہی چوتھے امام شاہی پانچوین شہبازیہ چھٹے قاسم شاہی ساتوین چھلی شاہی آٹھوین سہاگ شاہی نوین پیرن شاہی دسوین جلالی۔ اور خانوادہ چشتیان سے سات طریقے نکلے ہین ایک بو قلندریہ دوسرے نظامیہ تیسرے صابریہ چوتھے کریمیہ پانچوین جلی شاہی چھٹے ملا شاہی ساتوین فخریہ اور طریقہ نظامیہ سے دو طریقے نکلے ایک سراجیہ دوسرے نصیریہ اور خانوادہ نقشبندیان سے متاخرین کے کئی طریقے نکلے ہین ایک بو العلائی دوسرے مجددیہ تیسرے محمدیہ چوتھے منعمیہ پانچوین رسول شاہی چھٹے نوشاہی اور اس کو خلیفہ شاہی بھی کہتے ہین۔ ان طریقون سے بھی اور شاخین بکثرت نکلی ہین مگر تفصیل موجب تطویل ہے فائن۔ رسول شاہی طریقے کے فقیر لوگ غیر متشرع ہوتے ہین اور چار ابرو کا صفایا کرتے ہین۔ تفصیل ان طریقون کی نقشہ مین دیکھو۔



ــــہ آپ نے سلوک کے زمانہ میں مقام صمدیت میں بارہ برس تک کھانا نہ کھایا۔ آپ اکثر چہرہ پر نقاب اس وجہ سے رکھا کرتے تھے کہ جو آپ کا چہرہ دیکھ پاتا بے اختیار سجدہ کر دیا کرتا تھا۔ بسبب عمر ہونے کے آپ کو۔ پانچ چھ
واسطہ سے انتساب بیعت سرور کائنات سے ہے۔ آپ اویسی بھی ہیں۔ بلا واسطہ نبوت پناہ سے بیعت رکھتے تھے۔ جونپور میں شاہ مدار نے قاضی شہاب الدین کو خط لکھا تھا۔ جونپور کی ... ضلع قنوج میں ... وفات پائی


خانوادہ طوسیان سے
قادریہ
طریقۂ غوث اعظم
رزاقیہ
معروف رزاق شاہی طریقہ
عبدالرزاق بن غوث اعظم
خاکساریہ
طریقۂ خاکسار
خانوادہ فردوسیان سے


خانوادہ سہروردیان سے
جلالی
امام شاہی
از سید امام
قاسم شاہی
از قاسم شاہ
شہبازیہ
از سید سعد شہباز قلندر
خانوادہ چشتیان سے
نظامیہ
کریمیہ
طریقۂ شاہ کریم الدین
صابریہ
طریقۂ خواجہ علاؤ الدین علی احمد صابر رح

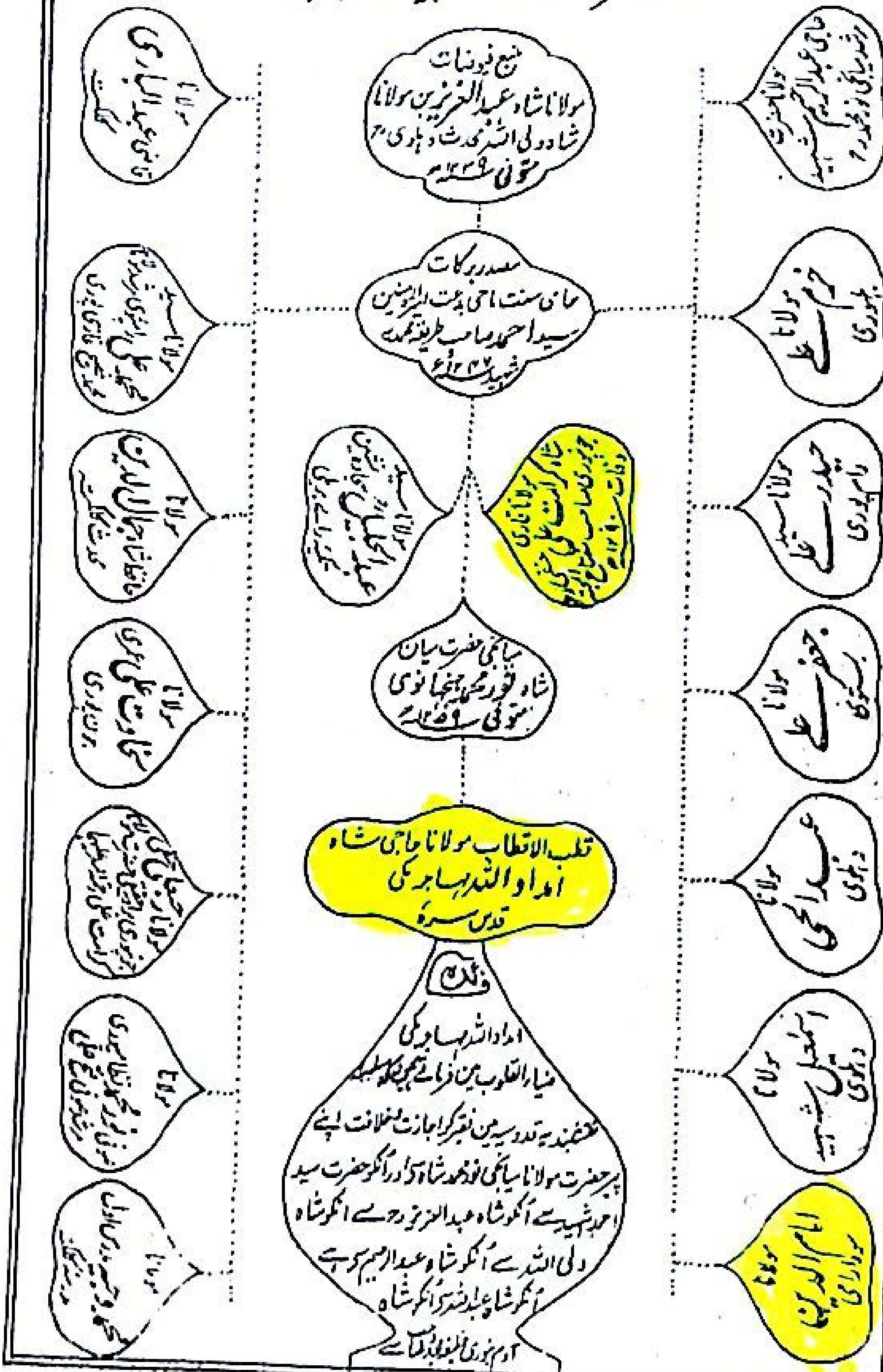


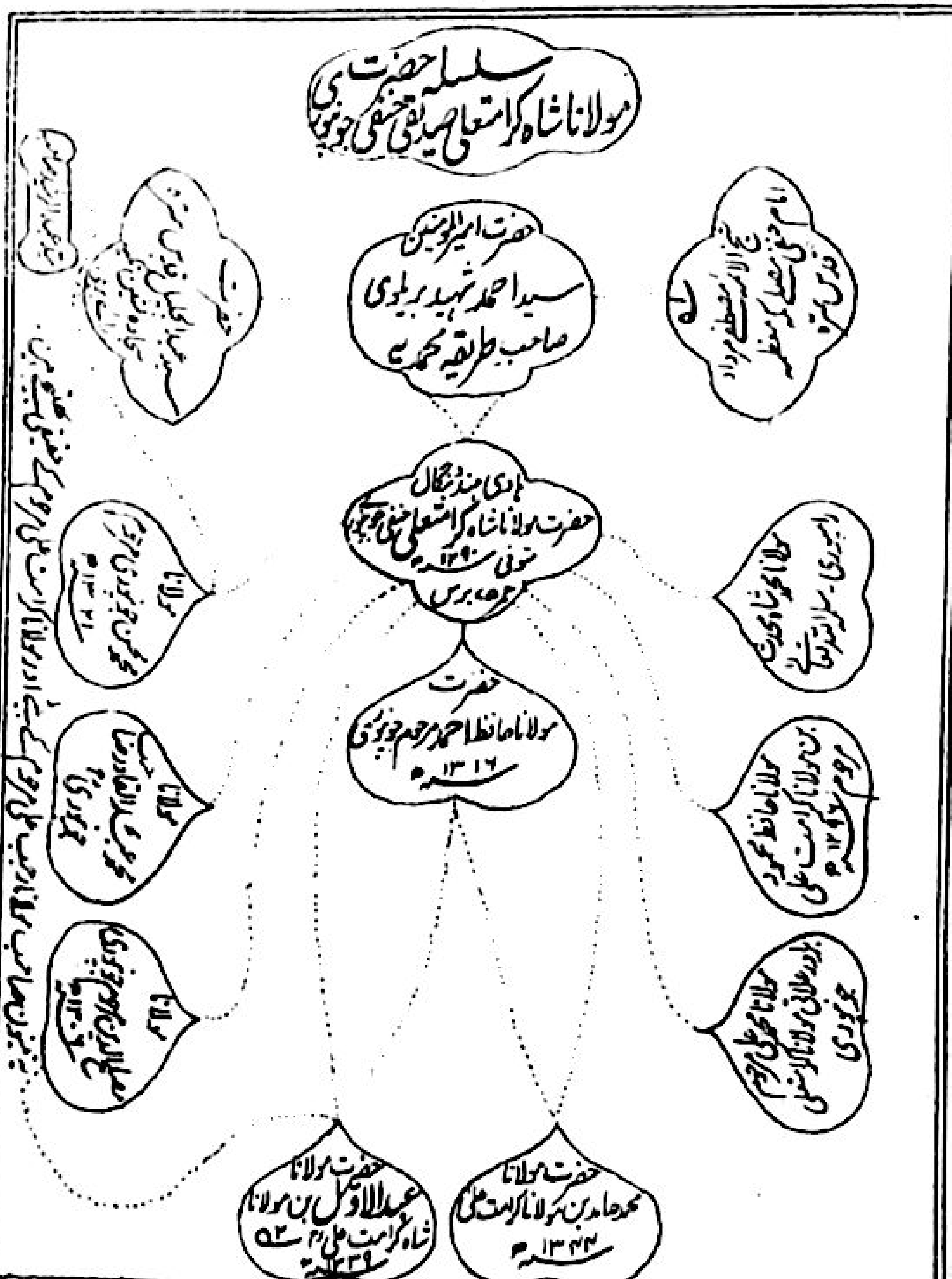
سلسلہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ

تمام مشہور خانوادوں کا مجموعہ چشتیہ۔ نظامیہ۔ قادریہ۔ حسینیہ۔ نقشبندیہ۔ مجددیہ ہے۔ پس چشتیہ نظامیہ سلسلہ کی انتہا حسن بصری خلیفہ علی مرتضیٰ تک ہے۔ اور قادریہ حسینیہ سلسلہ کی انتہا امام حسینؓ خلیفہ علی مرتضیٰ تک ہے۔ اور نقشبندیہ مجددیہ سلسلہ کی انتہا قاسم ابن محمد خلیفہ سلمان فارسی صحابیؓ تک ہے اور سلمان فارسی خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ کے تھے۔ اور حضرت علیؓ اور حضرت ابوبکرؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ تھے۔ اور نسبت چشتیہ کی خواجہ معین الدینؒ چشتی کی طرف۔ اور نسبت قادریہ کی غوث الاعظم عبد القادر جیلانی کی طرف۔ اور نسبت نقشبندیہ کی خواجہ بہاؤ الدین محمد نقشبند بخاری کی طرف ہے اور نسبت مجددیہ کی شیخ احمد سرہندی فاروقی مجدد الف ثانی کیطرف ہے اور یہ مشہور ہے۔ اور نسبت نظامیہ کی شیخ المشائخ نظام الدینؒ اولیاء کیطرف ہے۔ اور نسبت حسینیہ کی سید آدم بنوری حسینی خلیفہ مجدد صاحب کی طرف ہے۔ گویا نظامیہ اور حسینیہ اور مجددیہ میں تمام خانوادوں کی نسبت جمع ہو کر شاہ صاحب قدس سرہ کو ملی۔ نقشہ ملاحظہ کیجیے



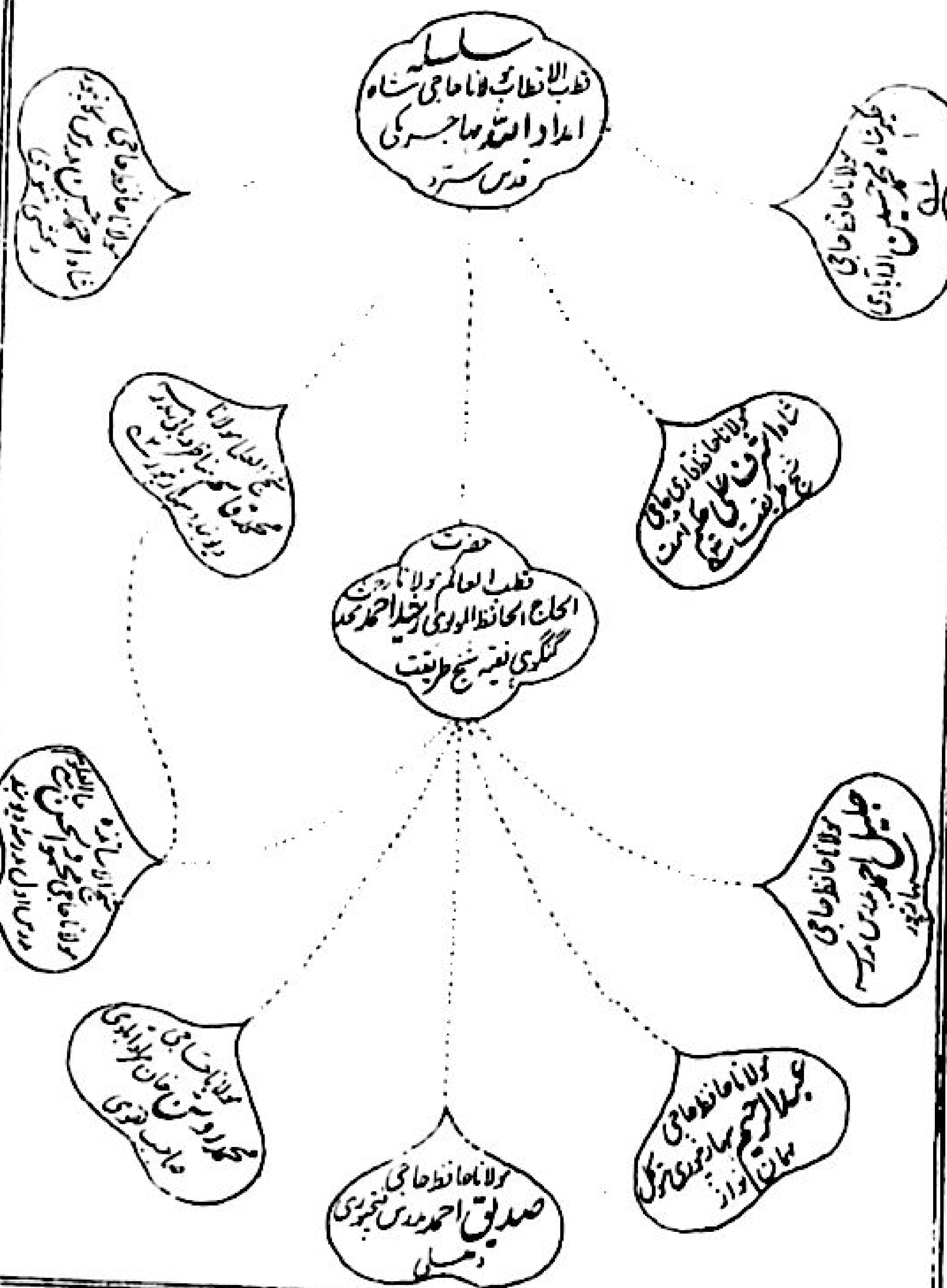
سلسلہ حضرت سید احمد شہید مجدد بریلوی رح





سلہ آپ کے اور حضرت والد ماجد مولانا کرامت علی قدس سرہ سے مکہ معظمہ کے حرم شریف میں ملاقات ہوئی تھی ایک روز والد ماجد حجاج ہند کے مجمع کو مسائل حج حرم کی میں بیان فرما رہے تھے کہ امام مصطفیٰ وارد حلقہ میں بیٹھ گئے اور وعظ سننے لگے بعد ختم وعظ والد ماجد سے مصافحہ فرما کر فرمایا کہ آپ کے کلام و بیان سے مجھے اپنے مرشد کی بو معلوم ہوتی ہے آپ کس کے مرید و خلیفہ ہیں۔ جب سید احمد رحمہ اللہ کا نام مبارک سنا بیخود ہو کر بغلگیر ہوئے اور ہمیشہ خاص خصوصیت کے ساتھ ملتے رہے۔ امام صاحب ممدوح کا ذکر مکاشفات رحمت میں بھی ہے ۱۲ منہ

سلہ ولادت شریف ۱۲۰۸ھ بمقام سندیپ ملک بنگال میں ہے۔ وقت وفات والد ماجد کے نو برس سات سال [illegible] تھا محفل وعظ میں ہمیشہ والد کے ہم پہلو بیٹھا کرتا تھا اور وقت بیعت عامہ کے دست بدست ہمیشہ بیعت کرتا تھا ۔ ۱۲ منہ عفی عنہ


سلسلہ
قطب الاقطاب مولانا حاجی شاہ امداد اللہ مہاجر مکی
قدس سرہ
حضرت قطب العالم مولانا
الحاج الحافظ المولوی رشید احمد محدث
گنگوہی شیخ طریقت
مولانا حافظ قاری حاجی شاہ اشرف علی حکیم الامت شیخ طریقت
مولانا حافظ حاجی خلیل احمد
مولانا حافظ حاجی عبد الرحیم
مولانا حافظ حاجی صدیق احمد
دہلی

[illegible]

حضرت شیخ الطریقت مولانا
حافظ احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلف اکبر و خلیفہ و
جانشین حضرت مرشد دوران ہادی زمان قطب الارشاد
مولانا کرامت علی صاحب جونپوری رحمۃ اللہ علیہ

[illegible]

حضرت مجمع البرکت
مولانا حافظ محمد عبد الرب صاحب
(خلف اکبر مولانا حافظ محمد صاحب بن حضرت
مولانا کرامت علی صاحب قدس سرہ جونپوری)

آپ کی ولادت باسعادت ۱۳۰۹ھ میں ہوئی ... [illegible] ... ضلع بریسال بمقام دولت خان میں ... [illegible] ... حضرت مولانا احمد صاحب ... [illegible] ... سلطان نے گنجینہ کمالات بنایا ہے اگر ... [illegible]

[illegible]

اسمائے ابنائے ثلثہ مولانا بارک اللہ فی عمرہم

سلف اصغر	خلف اوسط	خلف اکبر
حسن احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ	حافظ محمود احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ	حافظ حسین احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

مولانا کے دست گرفتہ و اجازت یافتہ عزیزان میں بہت ہیں اور ... [illegible] ... میں زیادہ عزت کے ساتھ ہیں اور برابر ہوتے جا رہے ہیں ... اللّٰھم [illegible]

سلسلۂ طریقت حضرت مولانا شاہ کرامت علی صدیقی حنفی جونپوری قدس سرہ

طریقۂ چشتیہ۔ عن مولانا السید احمد الشہید البریلوی عن مولانا الشاہ عبد العزیز عن مولانا الشاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی عن مولانا الشاہ عبد الرحیم عن الشیخ رفیع الدین عن الشیخ قطب العالم عن الشیخ نجم الحق عن القاضی خان یوسف الناصحی عن الشیخ حسن طاہر عن السید راجے حامد شاہ عن الشیخ حسام الدین المانکپوری عن الخواجہ نور قطب العالم عن الشیخ علاء الحق عن الشیخ اخی سراج عن سلطان الاولیاء نظام الدین عن الشیخ فرید الدین شکر گنج عن الخواجہ قطب الدین بختیار کاکی عن الخواجہ معین الدین الچشتی الی الحسن البصری عن علی کرم اللہ وجہہ۔ طریقۂ قادریہ۔ وایضاً اخذ الطریقۃ القادریۃ الشیخ عبد الرحیم عن السید عبد اللہ الاکبرآبادی عن السید آدم البنوری عن الشیخ احمد السرہندی مجدد الالف الثانی عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن الشاہ فضیل عن السید گدا رحمن عن السید شمس الدین عارف عن السید گدا رحمن بن ابی الحسن عن الشیخ شمس الدین الصحرائی عن السید عقیل عن السید بہاء الدین عن السید عبد الوہاب عن السید شرف الدین قتال عن السید عبد الرزاق عن ابیہ غوث الاعظم سیدی محی الدین عبد القادر الجیلانی۔ الی الحسین بن علی عن ابیہ المرتضیٰ۔ طریقۂ نقشبندیہ و مجددیہ۔ وایضاً اخذ الطریقۃ النقشبندیۃ والمجددیۃ الشیخ عبد الرحیم عن السید عبد اللہ الاکبرآبادی عن السید آدم البنوری عن الشیخ احمد السرہندی مجدد الالف الثانی عن الخواجہ باقی باللہ عن الخواجہ محمد المکنکی عن مولانا درویش محمد عن مولانا زاہد عن الخواجہ عبید اللہ الاحرار عن مولانا یعقوب الچرخی عن امام الشریعۃ والطریقۃ الخواجہ بہاء الدین النقشبند۔ الی سلمان الفارسی عن سیدنا ابی بکر عن رسول اللہ صلعم

سلسلۂ نسب حضرت مولانا شاہ کرامت علی صدیقی حنفی جونپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مولانا کرامت علی بن الفاضل الشیخ ابی ابراہیم محمد امام بخش بن الشیخ جار اللہ بن الشیخ گل محمد بن الشیخ نجیب الدین عرف شیخ محمد دائم بن الشیخ محمد فاضل بن الشیخ مولانا محمد ولی ابن الشیخ ابو محمد بن الشیخ عبد اللہ بن الشیخ ابو الفتح بن الشیخ حمید ابن الشیخ محمد حافظ التھانیسری (ساکن قصبہ نظام آباد) ابن المخدوم شاہ لاڈ حافظ بن الشیخ سعد اللہ حافظ ابن الشیخ برہان الدین بن الشیخ اشرف بن الشیخ قاضی نظام الدین بن الشیخ خواجہ نصیر الدین بن الخواجہ نجیب بن الخواجہ سیف اللہ بن الخواجہ شمس الدین بن الخواجہ بایزید بن الخواجہ عبد اللہ بن الخواجہ صوفی بن الخواجہ مظفر بن

الخواجہ مصعب بن الخواجہ سیف اللہ بن الخواجہ نصیر الدین بن الخواجہ ابراہیم بن الخواجہ ابو علی ابن الخواجہ عمر ابن الخواجہ ادحد ابن الخواجہ ابو محمود ابن الخواجہ ابراہیم بن الخواجہ احمد ابن محمد بن امیر المومنین ابی بکر الصدیق بن ابو قحافہ عثمان ابن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی التیمی القرشی ۔

حضرت سید احمد مجدد بریلوی کے بعض خلفا کے نام

[1] مولانا عبدالحی بڈھانوی ۔ [2] مولانا محمد اسمعیل شہید دہلوی ۔ [3] مولانا حضرت سید عبدالجلیل برادر زادہ اور صاحب سجادہ قائم مقام حضرت امیر المومنین سید احمد شہید قدس سرہ ۔ [4] مولانا سید حیدر علی رامپوری ۔ [5] مولانا سید محمد علی واعظ رامپوری ۔ [6] مولانا محمد حسن رامپوری ۔ [7] مولانا جعفر علی صاحب بستوی ۔ [8] مولانا کرامت علی جونپوری ۔ [9] مولانا سخاوت علی جونپوری ۔ [10] مولانا رجب علی جونپوری ۔ [11] مولانا شیخ محمد تھانوی ۔ [12] مولانا احمد علی سہارنپوری ۔ [13] منشی نور محمد جھنجھانوی ۔ [14] مولانا ولایت علی عظیم آبادی ۔ [15] مولانا محمد وجیہ مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ ۔ [16] قاضی عبدالباری کلکتہ [17] مولانا امام الدین سوداری ۔ [18] مولانا حافظ جمال الدین محدث امام جامع مسجد کلکتہ ۔ [19] جناب منشی نور محمد نظام پوری [20] مولوی غلام جیلانی رامپوری ۔ [21] مولوی سید اولاد حسن قنوجی والد نواب صدیق حسن خان ۔ [22] نواب وزیر الدولہ بہادر والی ریاست ٹونک ۔ [23] مولوی شجاعت علی عظیم آبادی ۔ [24] مولوی عنایت علی عظیم آبادی ۔ [25] مولوی سید امیر علی شہید ہنومان گڑھی (اجودھیا) واقع فیض آباد ۔ [26] مولوی سید محمد ظاہر بریلوی ۔ [27] مولوی سید محمد علی ہمشیرہ زادہ حضرت سید احمد شہید مصنف مخزن احمدیہ ۔ [28] مولانا شاہ اسحٰق دہلوی ۔ [29] مولانا عبدالغنی برادر خورد مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ ۔ [30] مولوی مخصوص اللہ ابن مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی ۔ [31] مولانا خرم علی بلہوری ۔ [32] مولوی عبداللہ بنارسی ۔ [33] مولوی خدا بخش میرٹھی [34] مولوی فخر الدین سہارنپوری ۔ [35] حاجی شاہ عبدالرحیم ولایتی شہید ۔ [36] مولوی حیدر علی دہلوی ۔ [37] مولوی زین العابدین [38] مولوی الٰہی بخش عظیم آبادی ۔ [39] شاہ احمد اللہ مظفر پوری ۔ [40] حکیم مغیث الدین شہید سہارنپوری ۔ [41] مولوی سید محبوب علی دہلوی ۔ [42] مولوی نظام الدین دہلوی ۔ [43] مولوی اکرام الدین دہلوی ۔ [44] آخوند شاہ محمد ولایتی ۔ [45] بہرام خان ولایتی [46] مولوی حبیب اللہ قندھاری ۔ [47] مولوی عبداللہ خان غزنوی ۔ [48] حکیم غلام سبحانی جھنجھانوی ۔ [49] مولوی سید محمد نصیر آبادی وغیرہم

صوفیۂ کرام کے بعض مشہور طریقے اور سلسلے

اُوَیسِیَّہ طریقۂ حضرت اویس قرنی تابعی عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلسلہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ باوجود کمال عشق ومحبت حاضری دربار رسولِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف وممتاز نہ ہوسکے لیکن استفاضہ کمالات باطنی بلا واسطہ آپکی ذات جامع البرکات کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک سے حاصل ہوا تھا۔ روحانی فیض کی شرافت بزرگی سب سے اول بغیر ظاہری مرشد کے حضرت اویس کو نصیب ہوئی اسلئے اسکے بعد سے آج تک جس کسیکو مشائخ کرام میں سے فیض روحانی کسی ولی کامل سے حاصل ہوا اور ہوتا ہے اسکو مشائخ طریقۂ اویسی کہتے ہیں **فائدہ** شیخ عطار کا قول ہے کہ بغیر واسطہ کسی مرشد کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عنایت سے اسکی پرورش فرماتے ہیں اور یہ بڑا مقام ہے اور بعض اولیائے کرام جو کمال درجہ متبع سنت ہیں وہ بھی بعض طالبان حق کو تربیت روحانی فرماتے رہتے ہیں اور اور ابتدائے سلوک میں اکثر بزرگ کو یہ نسبت حاصل ہوجاتی ہے اور اویسی ہوتے ہیں پھر کسی مرشد سے مرید ہوکر ظاہری سلسلہ میں منسلک ہوجاتے ہیں جیسے حضرت نجم الدین کبری وحضرت بدیع الدین شاہ مدار وخواجہ بہاء الدین محمد نقشبند وخواجہ ابو علی فارمدی وابو القاسم گرگانی طوسی شاہ اجمل طاہری وشیخ عبد القدوس گنگوہی وشاہ عبد الرحیم دہلوی والد مولانا شاہ ولی اللہ وحضرت سید احمد شہید بریلوی وغیرہم۔ اور بعض اویسیت ہی میں ابتدا سے انتہا تک پہنچ جاتے ہیں جیسے حضرت خواجہ ابراہیم متوکلی ومولانا زین الدین ابو بکر وخواجہ نظام الدین گنجوی وخواجہ حافظ شیرازی وغیرہم - **فائدہ** اویسیت کی نسبت قوی اور صحیح ہے شیخ ابو علی

---

۵ [illegible] ولادت ۶۴۱ھ [illegible] وفات [illegible]

۵ شیخ الاسلام احمد جامی [illegible] روحانیت سے فیض باطنی حاصل کیا [illegible] شیخ الاسلام احمد [illegible] اویسی [illegible] حافظ شمس الدین [illegible] وفات [illegible]

فارمدی کو ابوالحسن خرقانی سے روحی فیض ہے اور انکو بایزید بسطامی کی روحانیت سے اور انکو امام جعفر صادق کی روحانیت سے تربیت ہے۔ چنانچہ رسالۂ قدسیہ میں خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ نے ذکر کیا ہے

خضرویہ طریقہ خواجہ احمد خضرویؒ قدس سرہ سلسلہ عن حاتم الاصم عن شقیق البلخی عن ابراہیم بن ادہم عن فضیل بن عیاض عن عبدالواحد بن زید الکوفی عن الحسن البصری عن امیر المومنین علی بن ابی طالب عن خاتم النبوۃ والرسالۃ

نوریہ طریقۂ ابوالحسنؒ نوری قدس سرہ سلسلہ عن الخواجہ سید الطائفہ جنید البغدادی عن السری السقطی عن المعروف الکرخی عن داؤد الطائی عن حبیب العجمی عن حسن البصری عن علی کرم اللہ وجہہٗ

فائدہ ابوالحسین احمد بن محمد النوری بغدادی المولد والمنشا بغوی الاصل صحب السری السقطی وابن ابی الحواری وکان من اقران الجنید رحمہ اللہ مات سنہ خمس وتسعین ومائتین۔ قشیریہ۔

حلاجیہ طریقہ حسین بن منصور حلاج قدس سرہٗ سلسلہ عن سید الطائفہ الجنید البغدادی

طاؤسیہ طریقہ شیخ ابوالخیر اقبال حبشی طاؤسی قدس سرہ سلسلہ من الشیخ متوکل عن الشیخ عبداللہ محمد بن سعدان عن الجنید۔

قشیریہ طریقہ شیخ ابوالقاسمؒ عبدالکریم قشیری قدس سرہ سلسلہ عن الخواجہ ابی علی الدقاق عن ابی القاسم النصیر آبادی عن الشیخ ابی بکر الشبلی عن سید الطائفہ الجنید البغدادی۔

حمویہ طریقہ شیخ ابو عبداللہ حموی قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ ابی علی عن الشیخ ابی القاسم السدی عن الشیخ ابی محمد رُدیم عن سید الطائفہ الجنید البغدادی۔

انصاریہ طریقہ خواجہ شیخ عبداللہ انصاری قدس سرہ سلسلہ عن الخواجہ ابی الحسن الخرقانی عن محمد الجریری عن الجنید

[illegible]

جامیہ طریقہ قدوۃ الاسلام خواجہ احمد جام قدس سرہ **سلسلہ** عن الخواجہ ابی سعید ابی الخیر الخردی عن الخواجہ ابی الفضل بن الحسن السرخسی عن الخواجہ ابی نصر السراج الطوسی عن الخواجہ ابی محمد رویم عن سید الطائفہ الجنید البغدادی رحمۃ اللہ علیہ وفات احمد جامی ۵۳۶ ہجری میں ہے ۱۲ نفحات الانس

لیویہ طریقہ شیخ احمد لیوی قدس سرہ **سلسلہ** عن الخواجہ یوسف الہمدانی عن الشیخ ابی علی الفارمدی عن ابی القاسم الگورگانی عن الشیخ ابی عثمان المغربی عن الشیخ ابی علی حسن ابن الکاتب عن الشیخ ابی علی الرودباری عن الخواجہ جنید البغدادی۔

مغربیہ طریقہ شیخ ابومدین شعیب مغربی قدس سرہ **سلسلہ** عن ابی النصر مسعود المغربی عن الشیخ الفقیہ ابی الحسن علی عن الشیخ ابی بکر المعافری عن حجۃ الاسلام الامام محمد الغزالی عن شیخ الحرمین ابی المعالی عبدالملک المکی عن ابی محمد عبداللہ الجوینی عن الشیخ ابی طالب المکی عن الشیخ ابی بکر الشبلی۔

قادریہ طریقہ حضرت پیران پیر غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ ابی سعید مبارک المخزومی عن الشیخ ابی الحسن القرشی عن الشیخ ابی الفرح الطرطوسی عن الشیخ ابی الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز الیمنی عن الشیخ ابی بکر شبلی ایضاً عن الشیخ ابی صالح عن السید موسیٰ عن السید عبداللہ عن السید یحییٰ عن السید موسیٰ عن السید داؤد عن السید موسیٰ عن السید عبداللہ محض عن السید حسن المثنیٰ عن الامام حسن بن علی المرتضیٰ

اکبریہ طریقہ شیخ اکبر محی الدین بن العربی قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ جلال الدین یونس ابن یحییٰ الہاشمی العباسی عن شیخ الوقت محی الدین عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ۔

رزاقیہ طریقہ حضرت شاہ عبدالرزاق بن غوث پاک محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نقشہ صفحہ ۱۵ دیکھو۔

جباریہ طریقہ حضرت شاہ عبدالجبار بن غوث الاعظم قدس سرہ۔ نقشہ صفحہ ۱۵ دیکھو۔

خفیفیہ طریقہ حضرت محمد بن خفیف شیرازی خلیفہ ابو محمد رویم قدس سرہ **سلسلہ** عن الخواجہ احمد الدینوری

عبداللہ خفیف ۱۲

عن الخواجہ ممشاد الدینوری عن الخواجہ سید الطائفہ جنید البغدادی رح

سہروردیہ طریقہ حضرت امام الطریقہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ ضیاء الدین ابی النجیب السہروردی عن الشیخ وجیہ الدین عبد القاہر السہروردی عن الشیخ ابی محمد بن عبد اللہ الخفیف عن الخواجہ احمد الدینوری عن الخواجہ ممشاد الدینوری -

کبرویہ خوارزمیہ طریقہ میر سید حسن خوارزمی قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ نجم الدین الکبری عن اسمعیل القیصری عن محمد امان عن داؤد بن محمد عن ابی العباس بن ادریس عن ابی القاسم بن رمضان عن الشیخ ابی یعقوب الطبری عن الشیخ ابی عبد اللہ عمرو بن عثمان المکی عن الشیخ ابی یعقوب اسحق النہرجوری عن ابی یعقوب السوسی عن الخواجہ عبد الواحد بن زید الکوفی - **ایضاً** عن الشیخ نجم الدین الکبری عن الشیخ عمار یاسر عن الشیخ ابی النجیب السہروردی عن الشیخ احمد الغزالی عن الشیخ ابی بکر النساج عن الشیخ ابی القاسم الجورقانی عن ابی عثمان المغربی عن ابی علی ابن الکاتب عن الشیخ ابی علی الروذباری عن سید الطائفہ جنید البغدادی -

رفاعیہ طریقہ حضرت سید احمد کبیر رفاعی قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ علاء الدین علی الواسطی عن الشیخ ابی الفضل عن ابی علی العلام عن الشیخ ابی الباز یازی عن الشیخ علی النجمی عن الشیخ ابی بکر الشبلی -

غزالیہ طریقہ شیخ احمد غزالی برادر حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ ابی بکر النساج عن الشیخ ابی القاسم الجورقانی عن الخواجہ ابی عثمان المغربی عن ابی علی ابن الکاتب عن الشیخ ابی علی الروذباری عن سید الطائفہ (**فائدہ**) توفی الشیخ احمد الغزالی ۵۲۰ھ کذا فی النفحات للعلامۃ الجامی -

شاذلیہ طریقہ حضرت سید نور الدین ابو الحسن علی شاذلی قدس سرہ سلسلہ عن الشریف

[illegible]

عبدالسلام ابن مشیش عن الشیخ شرف الدین المدنی عن الشیخ تقی الدین الصوفی عن الشیخ ابی الحسن علی عن الشیخ تاج الدین عن الشیخ شمس الدین عن الشیخ قطب الدین محمود القزوینی عن الشیخ ابی اسحٰق ابراہیم المصری عن الشیخ ابی القاسم المیردانی عن الشیخ فتح السعودی عن الشیخ سعید القیردانی عن الشیخ محمد الجاربردی عن الامام الحسین عن علی رضی

مداریہ طریقہ حضرت قطب المدار شیخ بدیع الدین قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ محمد طیفور الشامی عن الشیخ یمین الدین الشامی عن الشیخ زین الدین المصری عن الشیخ عبدالاول السجادندی عن الشیخ ابی الربیع القدسی عن الخواجہ عبداللہ المکی صاحب الرایہ (علمبردار) عن علی المرتضیٰ رضی **ایضاً** عن الشیخ محمد طیفور الشامی عن الشیخ یمین الدین الشامی عن الشیخ یمین الدین الشامی عن الامام عبداللہ صاحب الرایہ۔ عن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

وفائیہ ۔طریقہ تاج العارفین ابوالوفا کردی قدس سرہ **سلسلہ** عن السید محمد شنبکی اکیلی عن الشیخ ابی بکر الاہوازی عن الشیخ محمد سہل التستری عن الشیخ سہل بن عبداللہ التستری عن الرجا العطار عن الفضیل بن عیاض

عیدروسیہ طریقہ حضرت قطب وقت سید عفیف الدین عبداللہ عیدروس حضرمی قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ ابی بکر سکران الحضرمی عن عمہ السید عمر عن ابیہ السید عبدالرحمٰن السقاف عن ابیہ الشیخ محمد بن علی مولی الدویل عن ابیہ السید علی بن علوی عن ابیہ السید علوی بن محمد عن السید محمد باعلوی فقیہ المقدم عن الشیخ عبداللہ الصالح عن الشیخ عبدالرحمٰن المقعدی عن الشیخ قطب العالم ابی مدین شعیب المغربی۔

عطاریہ طریقہ حضرت شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ برہان الدین ابی محمد الہمدانی عن السید ابی الرضا فضل الدین حسین عن السید عماد الدین ابی الصمصام الحسینی عن السید ابی القاسم بن رمضان عن الشیخ ابی یعقوب الطبری عن الشیخ ابی عبداللہ عمر بن عثمان المکی عن الشیخ ابی یعقوب اسحٰق النہرجوری الخ

[illegible]

همدانیہ طریقہ میر سید علی ہمدانی قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ شرف الدین محمود عن الشیخ رکن الدین علاء الدولہ السمنانی عن الشیخ نور الدین عبدالرحمن عن الشیخ علاء الدین احمد الجورفانی عن الشیخ رضی الدین علی لالا الغزنوی عن الشیخ مجد الدین البغدادی عن الشیخ نجم الدین الکبرے۔

مولویہ طریقہ حضرت مولوی معنوی مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ سلسلہ عن الخواجہ شمس الدین محمد التبریزی عن الخواجہ رکن الدین السنجاسی عن الخواجہ قطب الدین الابہری عن الخواجہ ضیاء الدین ابی النجیب السہروردی۔ لطائف اشرفی۔ **فائدہ** باباکمال خجندی مرید نجم الدین کبرے کے ہیں وہ عمار یاسر کے وہ ابو النجیب سہروردی کے وہ احمد غزالی کے وہ ابوبکر نساج کے۔ یہ سلسلہ کبرویہ ہے۔ شمس الدین تبریزی کو بعض ابوبکر سلہ باف کا مرید بتاتے ہیں۔ اور بعض رکن الدین سنجاسی کا اور بعض باباکمال خجندی کا نفحات الانس میں لکھا ہے کہ ممکن ہے کہ سبکی خدمت میں پہونچکر فیض پایا۔ باباکمال خجندی کی دعا کی برکت سے شمس تبریزی کے شاگرد وخلیفہ مولانائے روم ایسے ہوگئے کہ قیامت تک یہ نام نہ مٹیگا۔ سوانح عمری مولانا جلال الدین رومی دیکھنا ہو تو مولوی معنوی دیکھو۔ **ولادت** مولانائے روم ۶ ربیع الاول ۶۰۴ھ میں اور **وفات** ۵ جمادی الاخری ۶۷۲ھ میں ہے۔ لطائف اشرفی۔

قلندریہ طریقہ حضرت سید عثمان مروندی عرف لعل شہباز قلندر قدس سرہ سلسلہ عن الشاہ جمال المجرد عن الشیخ ابراہیم (حرم پوش) عن الشیخ میران السید علی قلندر عن السید ناصر الدین محمود عن مخدوم جہانیان السید جلال البخاری عن السید کبیر الدین احمد عن السید جلال الدین حسین عن المخدوم بہاء الدین زکریا الملتانی عن شیخ الشیوخ شہاب الدین السہروردی۔

حلویہ طریقہ حضرت شیخ محمد حلوی قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ محمد عاصم السیرانی عن مولانا

[illegible]

الشیخ سلطان الدین احمد عن الشیخ باباکمال الجندی عن الشیخ نجم الدین الکبرے عن الشیخ عمار بن یاسر المرسی عن الشیخ ابی النجیب السہروردی عن الشیخ الامام احمد الغزالی عن الشیخ ابی بکر النساج عن الشیخ ابی القاسم الجرجانی عن الشیخ ابی عثمان المغربی عن الشیخ ابی علی بن الکاتب عن الشیخ ابی علی الروذباری عن الخواجہ جنید البغدادی۔

چشتیہ طریقہ حضرت خواجہ ابواسحٰق چشتی قدس سرہ **سلسلہ** عن الخواجہ ممشاد الدینوری عن السید امین الدین ابی ہبیرۃ البصری عن الخواجہ حذیفۃ المرعشی عن الخواجہ ابراہیم بن ادہم البلخی عن الخواجہ فضیل بن عیاض رح

نظامیہ طریقہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء بداؤنی قدس سرہ۔ اسکو چشتیہ نظامیہ کہتے ہیں۔ آپ خلیفہ حضرت فریدالدین گنج شکر کے تھے۔

صابریہ طریقہ حضرت علاؤالدین علی احمد صابر قدس سرہ۔ اسکو چشتیہ صابریہ کہتے ہیں **سلسلہ** عن الشیخ فریدالدین گنج شکر مسعود عن الخواجہ قطب الدین بختیار کاکی عن الخواجہ معین الدین الحسن الچشتی عن الخواجہ عثمان الہارونی عن الخواجہ الحاج الشریف الزندنی عن الخواجہ مودود چشتی عن الخواجہ ابی یوسف الچشتی عن الخواجہ ابی محمد الچشتی عن الخواجہ ابی احمد الابدال الچشتی عن الخواجہ ابی اسحٰق الشامی عن خواجہ ممشاد علو الدینوری عن خواجہ ابی ہبیرۃ البصری

متوفی ۶۳۳ھ اخبار — متوفی ۶۳۴ھ اخبار — متوفی ۶۳۳ھ اخبار

سراجیہ طریقہ حضرت شیخ سراج الدین اودھی قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ سلطان الاولیا نظام الدین الاولیا عن الشیخ فریدالدین قدس سرہ **فائدہ** واخذ الطریقۃ السراجیۃ عن صاحبہا الشیخ علاؤالحق وعنہ الشیخ نور قطب العالم وعنہ الشیخ حسام الدین المانکپوری وعنہ السید راجی حامد شاہ وعنہ الشیخ حسن بن طاہر وعنہ الشیخ یوسف قاضی خان الناصحی الظفرآبادی۔ المتوفی ۹۷۰ھ خزینۃ الاصفیا۔

نصیریہ طریقہ حضرت شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلی قدس سرہ **سلسلہ** عن حضرت الشیخ نظام الدین الاولیا عن الشیخ فریدالدین قدس سرہ **فائدہ** اخذ الطریقۃ النصیریۃ عن صاحبہا السید جلال الدین مخدوم جہانیاں

ھ ابوعلی احمد روذباری بغدادی صحبت یافتہ جنید بغدادی اور نوری اور ابن الجلال کو جب وفات آگئی مصر میں ۳۲۲ھ میں ہوا۔ رسالہ قشیریہ

وعنہ السید صدر الدین وعنہ اخوہ وعنہ السید راجو قتال وعنہ ابنہ السید محمود وعنہ ابنہ السید عبد الوہاب البخاری۔

جلالیہ طریقہ حضرت مخدوم جہانیان سید جلال الدین قدس سرہ **سلسلہ** عن السید کبیر الدین احمد البخاری عن السید جلال الدین حسین البخاری عن السید ابی المؤید علی البخاری عن السید جعفر البخاری عن السید محمد البخاری عن السید احمد البخاری عن السید عبد اللہ البخاری عن السید اشعر علی البخاری عن السید جعفر الثانی عن الامام علی النقی رضی اللہ عنہ

ایضاً عن الخواجہ نصیر الدین الدہلوی عن سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء ابن احمد عن الخواجہ فرید الدین المذکور

سخاویہ طریقہ حضرت شیخ محمد سخاوی قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ طاہر الروادی عن الشیخ احمد بن موسیٰ عن الشیخ احمد المرزوق عن الشیخ ابی الحسن البنبشی عن الشیخ ابی حفص عمر البنبشی عن الشیخ مجد الدین حسن صالح عن الشیخ محمد بن عباس الطلبی عن الشیخ شرف الدین العامل عن الشیخ کمال الدین الکبریٰ عن الشیخ جمال الدین محمد الفشادی عن السید عبد الرحیم الفشادی المصری عن الشیخ عبد الرزاق الجزولی عن قطب العالم الشیخ ابی مدین شعیب المغربی۔

غوریہ طریقہ شیخ بابا خورسید مبارک نوبی قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ اسمٰعیل الجبرونی عن الشیخ برہان الدین العادی عن الشیخ الشریف محمد حسن السمرقندی عن السید حسین الفارعی عن السید احمد عن السید تاج الدین عن السید احمد الاول عن السید نجم الدین الاخضر عن السید قطب الدین علی عن السید شمس الدین محمد عن السید محی الدین ابراہیم عن السید مہذب الدین عبد الرحیم عن السید یوسف الدین علی عن الشیخ عثمان البطائحی عن السید احمد الکبیر الرفاعی

قاسمیہ طریقہ شیخ قاسم سلمانی قدس سرہ **سلسلہ** عن السید شاہ حسین الحموی عن ابی محمد عبد الباسط عن السید شہاب الدین احمد عن السید بدر الدین حسن عن السید علاء الدین علی عن السید شمس الدین محمد عن السید بدیع الدین یحییٰ عن السید ظہیر الدین احمد عن محی الدین ابی نصر محمد عن السید عماد الدین ابی صالح نصر عن السید عبد الرزاق عن الغوث الاعظم

[illegible]

علوانیہ طریقہ شیخ صفی الدین احمد بن علوان قدس سرہ **سلسلہ** عن شریف الدین عیسی العجاوی عن الشیخ الخطیب شمس الدین محمد عن تقی الدین علی مبارک الواسطی عن السید احمد الکبیر الرفاعی ۔

کرمانیہ طریقہ شیخ نعمت اللہ ولی کرمانی قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ علی بن عبداللہ الیافعی عن الشیخ صالح المجذوب البربری عن الشیخ کمال الدین الکوفی عن الشیخ ابی الفتوح سعید البغدادی عن قطب العالم الشیخ ابی مدین المغربی عن الشیخ ابی بکر النساج عن الشیخ ابی القاسم الجرجانی ۔

زاہدیہ طریقہ خواجہ بدر الدین زاہد قدس سرہ **سلسلہ** عن الخواجہ فخر الدین الزاہد عن الخواجہ محمد صدر الدین روزبہان عن الخواجہ ابی القاسم عبدالکریم الخطیب عن الخواجہ ابی بکر محمد الخطیب القرشی عن الخواجہ ابی یحیی الکازرونی عن الخواجہ حسین الباز یاری عن ابی عبداللہ محمد بن الخفیف عن الخواجہ ابی محمد رویم بن احمد البغدادی عن سید الطائفہ

شطاریہ طریقہ حضرت شاہ عبداللہ شطاری[1] قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ محمد عارف عن الشیخ محمد عاشق عن الشیخ خدا قلی ماوراء النہری عن ابی الحسن الخرقانی

صفویہ طریقہ شیخ صفی الدین اسحق اردبیلی قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ زاہد الجیلانی عن السید جلال الدین التبریزی عن الشیخ شہاب الدین الابہری عن الشیخ رکن الدین السنجاسی عن الشیخ قطب الدین الابہری عن الشیخ ضیاء الدین ابی النجیب السہروردی عن الشیخ وجیہ الدین ابی حفص الطوسی عن الخواجہ عبداللہ خفیف المذکور فی ص ۱۲

انواریہ طریقہ سید شاہ قاسم انوار قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ صدر الدین احمد عن الشیخ شرف الدین محمود عن الشیخ صفی الدین اسحق الاردبیلی عن الخواجہ ممشاد الدینوری عن الخواجہ سید الطائفہ جنید البغدادی ص ۴

بہلولیہ طریقہ شیخ بہلول قدس سرہ **سلسلہ** عن السید ابی تراب الکابلی عن الشیخ فتح اللہ النوری عن السید نظام الدین الحسینی عن الشیخ محمد (الخاوتی) عن الشیخ نجم الدین الکبری عن شیخ الشیوخ ابی النجیب السہروردی

ابدالیہ طریقہ میران سید حسین ابدال قدس سرہ **سلسلہ** عن ابیہ السید نور الہدی ابدال عن السید امیر الدین عن السید صدر الدین عن السید حسین عن السید جلال الدین عن السید حسن عن السید جلال الدین احمد (سیاہ پوش) عن السید حسین بن ابراہیم کنز اللہ عن السید محمد معدن اسرار اللہ عن شیخ الطریقۃ الرفاعیۃ السید احمد کبیر الرفاعی

[1] آپ حضرت شہاب الدین سہروردی کے اجلاء سے ہیں اور پانچ واسطوں سے نجم الدین کبری کے مرید ہیں ۱۲ اخبار الاخیار ۔ آپ شطاریہ خاندان

خرّازیہ طریقہ ... سیدنا خراز قدس سرہ سلسلہ عن الخواجہ سری السقطی عن معروف الکرخی عن داؤد الطائی عن حبیب العجمی عن الحسن البصری ایضاً عن بشر الحافی عن فضیل بن عیاض عن عبدالواحد بن زید عن الحسن البصری۔

ابوالعلائیہ طریقہ سید ابوالعلاء اکبرآبادی قدس سرہ سلسلہ عن السید عبداللہ عن الخواجہ عبدالحق عن الخواجہ یحییٰ عن الخواجہ عبیداللہ احرار عن مولانا یعقوب چرخی عن الخواجہ علاءالدین العطار عن الخواجہ بہاءالدین محمد نقشبندی البخاری۔

نقشبندیہ طریقہ خواجہ بہاءالدین محمد نقشبند بخاری قدس سرہ سلسلہ عن الخواجہ محمد بابا سماسی عن الخواجہ علی الرامیتنی عن الخواجہ ابی الخیر محمود الفغنوی عن الخواجہ عارف ریوگری عن الخواجہ عبدالخالق الغجدوانی عن الخواجہ یوسف ہمدانی عن الخواجہ ابو علی الفارمدی عن الخواجہ ابی الحسن الخرقانی عن ابی یزید البسطامی عن الامام جعفر الصادق عن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق عن سلمان الفارسی عن ابی بکر الصدیق عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ **ایضاً** ابی علی الفارمدی عن الامام ابی القاسم القشیری عن ابی علی الدقاق عن ابی القاسم النصیرآبادی عن ابی بکر الشبلی البغدادی عن سید الطائفہ الجنید البغدادی الخ

قدوسیہ طریقہ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ درویش بن محمد القاسم الاودہی عن السید بڈھن البہرائچی عن السید اجمل البہرائچی عن السید جلال الدین البخاری عن المخدوم جہانیان جہاں گشت عن الخواجہ نصیرالدین سراج الدہلی عن سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء بن احمد الخ

[illegible]

حیدریہ فتحیہ طریقہ شاہ فتح اللہ قلندر قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ محمد نجو عن الشیخ عبدالقدوس الگنگوہی عن الشاہ عبدالسلام عن الشیخ العارف باللہ قطب الدین مینا ول عن نجم الدین قلندر الغزنوی عن السید خضر الرومی عن عبدالعزیز المکی الاویسی عن الشیخ صاحب الیاء عبداللہ عن المرتضیٰ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔

محمدیہ طریقہ حضرت مولانا شمس الدین محمد بن حسن حنفی مصری قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ ناصر الدین عن الشیخ شہاب الدین بن المیلق عن الشیخ یاقوت العرشی عن ابی العباس المرسی عن ابی الحسن الشاذلی۔

فائدہ آپ حنفی مذہب کے بڑے علامہ اور ابن حجر کے ہم سبق و رفیق درس تھے۔ آپ جنات کو موافق مذہب حنفی درس دیا کرتے تھے۔ آپ کے تفسیر پڑھاتے وقت شیخ الاسلام جلال الدین بلقینی اور شیخ الاسلام عینی حنفی اور شیخ الاسلام ساطی مالکی وغیرہم اکابر علمائے وقت آپ کے درس میں حاضر ہوتے تھے آپ کے بعد آپ کے جانشین و خلیفہ خواجہ شمس الدین بن کتیلہ محلی تھے۔ طبقات امام شعرانی میں آپکا طویل تذکرہ لکھا ہے

دسوقیہ طریقہ سید ابراہیم برہان الدین دسوقی قدس سرہ سلسلہ عن الشریف عبدالسلام بن مشیش عن الشیخ ابی القریٰ المغربی عن ابی ایوب عن عبدالجلیل التلسانی عن ابی الفضل الجوہری عن ابی عبداللہ حسین الجوہری عن الشیخ ابی الحسن النوری عن الخواجہ سری السقطی۔

بکتاشیہ طریقہ شیخ حاجی بکتاش ولی المعروف بالشیخ عدی بن موسیٰ البرقی قدس سرہ۔ سلسلہ عن الشیخ حمید الاندلسی عن الشیخ جعفر بن الیاس عن الشیخ ابی الحسن الفزاری عن الشیخ موسیٰ الدینوری عن الشیخ ابی الفتح الحمصی عن الشیخ اسعد العبسی عن الشیخ جعفر الکوفی عن القاضی شریح عن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

بدویہ سطوحیہ طریقہ شیخ شریف شہاب الدین ابو العباس احمد بدوی قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ

[illegible]

[illegible] سلوک بھی کما حقہٗ ان سے سیکھ کر شاذلیہ طریقہ کے شیخ کامل ہوئے۔ وفات آپ کی [illegible] میں ہے ۱۲ طبقات منہ عفی عنہ

حَیدَریَّہ فتحیّہ طریقہ شاہ فتح اللہ قلندر قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ محمد بجو عن الشیخ عبدالقدوس الگنگوہی عن الشاہ عبدالسلام عن الشیخ العارف باللہ قطب الدین بینا دل عن نجم الدین قلندر غزنوی عن السید خضر الرومی عن عبدالعزیز المکی الاویسی عن الشیخ صاحب الرایہ عبداللہ عن المرتضیٰ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔

مُحمّدِیَّہ طریقہ حضرت مولانا شمس الدین محمد بن حسن حنفی مصری قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ ناصر الدین عن الشیخ شہاب الدین بن المیلق عن الشیخ یاقوت العرشی عن ابی العباس المرسی عن ابی الحسن الشاذلی۔

فائدہ آپ حنفی مذہب کے بڑے علامہ اور ابن حجر کے ہم سبق و رفیق درس تھے۔ آپ جنات کو موافق مذہب حنفی درس دیا کرتے تھے۔ آپ کے تفسیر پڑھاتے وقت شیخ الاسلام جلال الدین بلقینی اور شیخ الاسلام عینی حنفی اور شیخ الاسلام بساطی مالکی وغیرہم اکابر علمائے وقت آپ کے درس میں حاضر ہوتے تھے آپ کے بعد آپ کے جانشین وخلیفہ خواجہ شمس الدین بن کتیلہ محلی تھے۔ طبقات امام شعرانی میں آپکا طویل ذکر لکھا ہے

دُسوقیّہ طریقہ سید ابراہیم برہان الدین دسوقی قدس سرہ **سلسلہ** عن الشریف عبدالسلام بن مشیش عن الشیخ ابی القرشی المغربی عن ابی ایوب عن عبدالجلیل التلمسانی عن ابی الفضل الجوہری عن ابی عبداللہ حسین الجوہری عن الشیخ ابی الحسن النوری عن الخواجہ سری السقطی۔

بکتاشیّہ طریقہ شیخ حاجی بکتاش ولی المعروف بالشیخ عدی بن موسیٰ البرقی قدس سرہ۔ **سلسلہ** عن الشیخ حمید الاندلسی عن الشیخ جعفر بن الیاس عن الشیخ ابی الحسن الفزاری عن الشیخ موسیٰ الدینوری عن الشیخ ابی الفتح الحمصی عن الشیخ اسعد البسی عن الشیخ جعفر الکوفی عن القاضی شریح عن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

بَدَوِیّہ سُطوحیّہ طریقہ شیخ شریف شہاب الدین ابو العباس احمد بدوی قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ

[illegible]

…سلوک بھی کما حقہ اُن سے سیکھ کر شاذلیہ طریقہ کے شیخ کامل ہوئے۔ وفات آپ کی ۶۷۵ھ میں ہے ۱۲ طبقات منہ عفی عنہ

شریف بدرالدین حسن المغربی عن الشیخ عبدالجلیل النیشاپوری عن الشیخ عبدالمجید الہروی عن الشیخ عبدالحمید الفوری عن الشیخ ابی الحسن علی الطرابلسی عن الشیخ احمد عطا الکنانی عن الشیخ ابی القاسم السراجی عن الشیخ ابی طاہر عبدالرزاق الاندلسی عن الشیخ عبدالقدوس السوسی عن الشیخ محمد بن یوسف المغربی عن الشیخ احمد عن حبیب العجمی۔

بَدْرِیَّہ طریقۂ حضرت شیخ بدرالدین عمر شاذلی قدس سرہ **سلسلہ** عن ابی العباس احمد الحریشی عن الشیخ علی بن الخلیل المرنجی عن ابی عبداللہ محمد المغربی التلمسانی عن الشیخ شہاب الدین احمد الزاہد عن الشیخ علان الواسطی عن الشیخ فضالۃ الدیلمی عن ابی علی الترکمانی عن الشیخ جمو والبزازی عن الشیخ ابی العطار النفیس العجمی عن الشیخ ابی بکر الاشبلی عن الشیخ جندن الخرازی عن الشیخ ابی الیسر الثعلبی عن الشیخ محمود الرزنی عن الشیخ دینار الساعدی عن الشیخ ابی محمد نافع عن الامام حسین بن علی بن ابی طالبؓ۔

باقویّہ طریقۂ حضرت خواجہ محمد[۱] باقی باللہ شہید قدس سرہ **سلسلہ** عن الخواجہ امکنگی[۲] عن مولانا درویش محمد[۳] عن مولانا زاہد عن الخواجہ عبیداللہ الاحرار عن الخواجہ مولانا یعقوب الچرخی[۴] عن الخواجہ علاء الدین العطار عن الخواجہ بہاء الدین محمد نقشبند البخاری قدس سرہ۔

غوثیّہ سرونی شطاریہ طریقۂ حضرت شیخ محمد[۵] غوث گوالیاری قدس سرہ **سلسلہ** عن الحاجی حمید عن شاہ قاذن عن الشیخ شاہ عبداللہ شطار صاحب طریقۂ شطاریہ۔ **فائدہ** حضرت شیخ محمد غوث صاحب جواہر خمسہ خلیفہ حاجی حمید کے تھے۔ حضرت شیخ محمد غوث کا انتقال ۹۷۴ھ میں ہوا۔

مُجدّدیّہ طریقۂ حضرت مجدد[۶] الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ

---

[۱] آپ مجدد صاحب کے مرشد تھے وفات آپ کی ماہ جمادی الاخری ۱۰۱۲ھ ۱۲ خزینہ [۲] آپ کا نام مولانا محمد خواجگی امکنگی ابن مولانا درویش محمد ہے وفات آپ کی ۱۰۰۸ھ میں اور مزار قریہ امکنگ میں ہے ۱۲ خزینہ [۳] وفات آپ کی ۹۷۰ھ میں ہے ۱۲ خ [۴] چرخ ایک گاؤں کا نام ہے جو غزنین میں ہے آپ علاء الدین عطار کے مرید و خلیفہ تھے [۵] انتباہ میں ہے کہ شیخ محمد غوث گوالیاری کے پہلے شطاریہ طریقہ کی شہرت نہ تھی اور ہندوستان میں سب سے پہلے اس طریقہ کو عبداللہ شطاری نے جاری کیا اور سب سے پہلے اس طریقہ سے نکالنے والے شیخ خدا قلی ماوراء النہری ہیں اور رواج دینے والے اس طریقہ کے شطاریہ کے شیخ محمد غوث مرید شیخ ظہور کے تھے وہ شیخ ہدایت اللہ سرمست کے وہ شیخ محمد عاشق کے وہ شیخ محمد عارف کے وہ شیخ عبداللہ شطار کے وہ شیخ محمد عارف کے وہ شیخ محمد عاشق کے وہ شیخ خدا قلی ماوراء النہری کے وہ ابوالحسن خرقانی کے ۱۲ [۶] ولادت آپ کی ۹۷۱ھ میں اور وفات ۱۰۳۴ھ میں ۱۲

عبدالاحد عن الشیخ رکن الدین الگنگوہی عن الشیخ عبدالقدوس ... [illegible] ... اللہ سرہ ...
طریقہ چشتیہ قدوسیہ اور قادریہ اور سہروردیہ اور کبرویہ اور مداریہ اور قلندریہ میں اجازت و بیعت شیخ عبدالاحد قدس سرہ سے تھی اور نقشبندیہ میں حضرت خواجہ محمد باقی اللہ قدس سرہ سے۔ طریقہ مجددیہ کو طریقہ احمدیہ بھی کہتے ہیں جیساکہ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ سے معلوم ہوتا ہے۔

حُسَیْنِیّہ طریقہ حضرت سید آدم بنوری خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ متوفی سنہ ۱۰۵۳ھ چونکہ آپ سید حسینی تھے اس واسطے آپ کے طریقہ کا نام حسینیہ ہوا۔ اور بعضوں کے نزدیک آپ حسنی تھے اسوجہ سے آپ کے طریقہ کا نام حسنیہ کہا ہے۔

مُحَمَّدِیّہ طریقہ حضرت سید احمد مجاہد شہید بریلوی قدس سرہ جامع سلسلہ عن مولانا الشاہ عبدالعزیز الدہلوی عن مولانا الشاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی عن الشاہ عبدالرحیم۔ شجرہ باقی اسماء مشائخ طریقت کے مفصلاً قول الجمیل اور شجرہ حضرت مولانا کرامت علی قدس سرہ جونپوری میں دیکھ لیں۔ فائدہ حضرت سید احمد قدس سرہ کے خلیفہ خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ تھے جن کے آج ہندوستان میں اکابر علماء و فضلاء و سربرآوردہ اولیاء اللہ مرید و مریدانِ مریدان زندہ موجود ہیں۔ کثر اللہ امثالھم

ومتعنا ببرکات وجودھم وترشحات معارفھم وعلومھم

گذارش

اسقدر طریقوں کے نام بتلانے اور مختصر اجمالی کیفیت لکھنے اور نقشے دکھانے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ کسی ایماندار کے دلمیں کسی طرح کا شک و شبہہ اہل اللہ کے طریقوں کے بارے میں رہ نجائیگا۔ اور ناسمجھوں اور ناواقفوں کا یہ کہنا کہ طریقے صرف چار ہی میں محدود و منحصر ہیں باطل ہوگیا۔ اب کبھی کوئی عقل والا مسلمان یہ نہ کہہ سکے گا کہ درویشوں کے طریقے صرف چار ہی ہیں اور پانچواں طریقہ صحیح نہیں اگر اب بھی ایسا کوئی کہے تو اسکو اپنے دماغ اور آنکھ دونوں کا کسی حاذق طبیب یا پرانے ڈاکٹر سے علاج کرانا چاہیے۔ اور خاکسار نے جو اتنے طریقوں کا نام لکھدیا ہے اسکو یاد رکھنا چاہیئے کہ دیا ہوں کے

مقابلہ مین کبھی کام آئیگا۔ اور بہت مفید ثابت ہوگا اسوقت کوئی سمجھے یا نہ سمجھے بعد کو معلوم ہوگا۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔
وَصَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ عَلٰی سَیِّدِ الانبیاء والمرسلین ہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ واتباعِھِمْ وعلینا معھم
اَجْمَعِیْنَ ہ والحمد للہ علی التمام ہ ببرکۃ اولیائہ الکرام د علیہم صلوات صلواتہ
وشرائف تحیاتہ ہ کتبہ الفقیر الی اللہ عز وجلّ ہ
عبدالاوّل ختم اللہ لہ
بالحسنیٰ

التماس الحمد للہ وکفٰی وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ اما بعد اس زمانہ مین اگرچہ تمام امور دین اور امور ضروریہ کیطرف سے عموماً لوگ بے رغبت اور لاپرواہ ہو رہے ہین لیکن خاص تصوف اور درویشی کے متعلق معلومات سے اہل اسلام نہایت ہی بے بہرہ ہین۔ اگرچہ سب سے بڑی وجہ اسکی اپنی غفلت اور عدم توجہی ہے لیکن ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس باب مین عام فہم کوئی رسالہ ایسا نہین جسمین سلاسل اولیاء اللہ کی بخوبی تفصیل اکٹھا موجود ہو۔ اور اسکی ہر سلسلہ والون کو اشد ضرورت تھی۔ الحمد للہ کہ اس ضرورت کو جونپور کے مشہور و معزز ادیب عالم باعمل فاضل اجل حضرت مولانا **عبدالاول** ادام اللہ فیوضہم نے محسوس کرکے اسطرف توجہ فرمائی اور بادنیٰ توجہ ایک نہایت مفید اور عام فہم کارآمد رسالہ بنام **شجرات طیبات** ۱۳۲۶ھ مرتب فرمادیا جو بڑی بڑی کتابون کی ورق گردانی سے مستغنی کرنیوالا ہے۔ اسمین اکثر مشہور سلاسل اولیا کو مجملاً و مفصلاً طرح نہایت خوبی سے لکھدیا ہے۔ اور مقابل قدر اور واضح شجرے اور نقشے تحریر فرماکر سلسلون کی کیفیت کو آنکھون سے دکھلادیا ہے۔ احقر اس رسالہ کو نہایت قدر و عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس رسالہ مین صرف مشہور سلسلون پر اکتفا کیا ہے۔ لیکن اصل اصول اور مشہور خاندانون کو اس خوبی سے ضبط اور باربط کردیا ہے کہ دنیا مین کوئی سلسلہ ایسا نہین نکل سکتا جو انسے خارج ہو۔ اب اختتام تحریر کو حضرت مؤلف علام کی علمی عملی ترقی و عافیت دارین کی دعا پر ختم کرتا ہے۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

خاکسار
فقیر سید اصغر حسین حسنی حنفی عفی عنہ
مقام دیوبند ضلع سہارنپور۔ مدرسہ اسلامیہ

اب آخر مین ہم وہ استفتا نقل کرتے ہین جسکے جوابات علمائے معتمدین نے تحقیق خاص تحریر فرمائے ہین۔ اس کے درج کرنیکا منشا یہ ہے کہ عوام و خواص کو اکابر علما کی شہادت سے اطمینان ہو جاوے کہ دنیا کی معزز ہستیے لکھے لوگون کا اس بارہ مین کیا خیال ہے۔ جاہلون اور نادانون کے اعتراضات اور خیالات ناقابل التفات ہین

جواب استفتاء حضرت مولوی قاری حاجی حکیم مولانا شاہ اشرفعلی صاحب تھانوی مدظلہ

سؤال

ہادی ہند و بنگال حضرت مولانا کرامتعلی صاحب مرحوم جونپوری مصنف مفتاح الجنۃ و زینت القاری و رفیق السالکین وغیرہا اور اُن کے صاحبزادہ مولانا حافظ عبد الاول صاحب مصنف النفحۃ العنبریہ اور النوادر المنیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ وغیرہا پکے حنفی ہین یا وہابی ہین۔ جو کوئی ان لوگون کو وہابی کہے وہ کیسا ہے اور مولانا کرامتعلی مرحوم اور حضرت صوفی نور محمد مرحوم اور میان نور محمد جھنجھانوی شاہ صاحب مرشد حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر۔ اور حضرت مولانا حافظ جمال الدین مرحوم۔ اور مولانا محمد وجیہ مرحوم مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ و جناب قاضی عبد الباری مرحوم وغیرہم حضرت سید احمد مجدد بریلوی شہید کے مرید خلیفہ تھے اور سلسل اور تمامی طریقون کے سید صاحب کے طریقہ کا نام محمدیہ تھا تو اس سبب سے وہ اور اُن کے سب خلفا اور خلفا کے مریدان وہابی ہو گئے یا نہین۔ اور پکے حنفی یہ لوگ تھے یا نہین اور مشائخ کے طریقے صرف چاری ہین یا اور بھی ہین۔ بینوا توجروا؛

الجواب

ان حضرات مین سے باستثنائے بعض کے کہ انکی کیفیت تفصیلیہ کی تحقیق کرنیکا اتفاق نہین ہوا باقی اکثر مین سے بعض کی تو بندہ نے زیارت بھی کی ہے اور بعض کی تصانیف دیکھی ہین اور بعض کے حالات اخبار متواترہ سے سنے ہین۔ ان مین کوئی بزرگ وہابی نہ تھے۔ سب حنفی پائے اور دیکھے اور سنے گئے ہین اور غیر مقلدین کا اپنے کو محمدی کہنے سے جو مقصود ہے کہ مذاہب مجتہدین کو باطل سمجھتے ہین۔ اس طریقہ کو محمدیہ کہنے سے یہ مقصود نہین ہے جس سے شبہہ غیر مقلدی کا کیا جاوے بلکہ خود حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان سلاسل مشہورہ مین بیعت ہین اور بیعت فرماتے تھے۔

اسی طرح اُنکے خلفا بھی چنانچہ شجرات سے ظاہر ہے۔ بعض خصوصیات کیوجہ سے جدا نام رکھدیا اسکو مستلزم نہین محض اس امر سے وہابیت کا الزام لگانا محض افترا ہے چنانچہ ان سلاسل اربعہ کے اور بھی بہت سے شعبے ہین جو خاص خاص نام سے مسمی ہین جیسا کہ کتب تصوف دیکھنے سے ظاہر ہے۔ البتہ سلاسل اربعہ کی تحقیر یا ابطال کرنا ابتغا لعنت سواد اعظم کے ضلالت ہے۔ واللہ اعلم۔ کتبہ اشرف علی ۱۴ / صفر ۱۳۲۷ھ

جواب سوال مذکور از مفتی مدرسہ دیوبند مولانا عزیز الرحمٰن صاحب مدظلہ

جناب مولانا کرامت علی صاحب مرحوم اور مولانا عبد الاول صاحب کا حال جو کچھ سنا گیا ہے اور انکی تصانیف سے دیکھا گیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ لوگ پکے حنفی ہین وہابی غیر مقلد نہین اور حضرت سید احمد صاحب شہید بریلوی کا حال تو اتراً معلوم و محقق ہے کہ وہ حضرت اولیاء کبار سے ہین اور نہایت متبع سنت اور آنکے خلفا بھی بڑے پکے سنی حنفی ہین اور اُنکا طریقہ نہایت پسندیدہ اور برگزیدہ ہے حضرت سید احمد صاحب بریلوی نقشبندی مجددی طریقہ کے ہین انہون نے یا آنکے خلفاء نے اگر اُس طریقہ کا نام محمدیہ رکھا تو اسمین کچھ عیب نہین اور طرق مشہورہ اہل تصوف اگرچہ چار ہین مگر ان کی شاخین بہت ہین بس اگر اُن شاخون کے نام جدے رکھے جاوین تو اسمین کیا حرج ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم ؛ کتبہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ

جواب سوال مذکور از حضرت بقیۃ السلف مولانا سید محمد شاہ محدث رامپوری مدظلہ

الجواب بحول اللہ وقوتہ ۔ مولانا کرامت علی جونپوری مرحوم مغفور وہابی نہ تھے اسواسطے کہ وہابی عرب مین اسکو کہتے ہین جو مولوی عبد الوہاب نجدی کا پیرو ہو۔ مولانا صاحب مرحوم کو نسبت تلمذ مولوی عبد الوہاب کورے سے نہین تھی نہ اُن سے اخذ طریقت کا سلسلہ حاصل تھا کیونکہ مولوی عبد الوہاب کے طریقہ مین گروہ فقرا سے بیعت کرنا بدعت ہے پس اس صورت مین مولانا صاحب وہابی کیونکر ہو سکین گے۔ ہان یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مولوی عبد الوہاب کورے سے مشابہت کی وجہ سے کسی کو وہابی کہہ دیا جاوے سو یہ بھی یہان نہین اسواسطے کہ مولانا صاحب حنفی مذہب کے موافق فتویٰ دیا کرتے تھے اور مولوی عبد الوہاب مذکور مذاہب اربعہ کے چندان معتقد اور پابند نہین معلوم ہوتے کبھی اولیاء کرام

پر اعتراض کرنیوالے کو بھی وہابی کہدیا کرتے ہیں سو یہ بات بھی یہاں نہیں ہو سکتی۔ مولانا صاحب مرحوم خود طریقہ فقرا میں داخل تھے اور طریقہ چشتیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کرتے تھے سو کوئی صورت انکی کہنے کی معلوم نہیں ہوتی الا یہ کہ جہلا دشمنی سے کہیں اور قرآن مجید کی اس آیت کے خلاف عمل اپنا کروائیں وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ رہا یہ سوال کہ مولانا کرامت علی صاحب مرحوم مغفور بیعت لیتے وقت چشتیہ۔ قادریہ۔ نقشبندیہ۔ مجددیہ۔ محمدیہ کہا کرتے تھے یہ صحیح ہے مگر درحقیقت یہ بیعت تبرک تین طریقوں میں ہوئی طریقہ سہروردیہ رہگیا مجددیہ محمدیہ وہی نقشبندیہ کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے وجہ نام لینے کی یہ ہے کہ مجدد الف ثانی نے طریقہ نقشبندیہ قدیم میں کچھ اپنے اجتہاد سے تغیر دی ہے جب اُس قدرے تغیر دیے ہوئے طریقہ پر طالب کو سلوک کراتے ہیں تو نقشبندیہ مجددیہ بولتے ہیں اور جو قدیمی نقشبندیہ کے طریق پر سلوک کراتے ہیں تو فقط نقشبندیہ کہتے ہیں۔ رہا لفظ محمدیہ وہ بھی کوئی طریقہ جدا نہیں ہے بلکہ انہیں طریقوں کو محمدیہ کہا ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ پہلے زمانہ میں دستور تھا کہ آدمی علم و عمل میں اُستادوں کی خدمت میں کمال بہم پہنچا کے مرشدوں کی خدمت میں آیا کرتا تھا تاکہ رذایل باطنی سے بالکل پاک ہو جاوے اور محبت دنیا سے دل سرد ہوجاوے اور ذکر دوام حاصل ہو۔ اس زمانہ میں ایسا ہو گیا کہ آدمی قبل علم و عمل میں کمال حاصل کرنے کے مرشد کی خدمت میں حاضر ہونے لگے گویا اُستاد کا کام بھی مرشد سے لینے لگے اور قبل تمام کام اُستاد کے مرشد پاس آنے لگے اب مرشد کو دو کام کرنا ہوے ایک تصحیح عقائد اور علم و عمل ظاہری مرید کا درست کرنا دوسرے سلوک طریقت کروانا چونکہ یہ دونوں کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں برابر ادا کئے جاتے تھے اب بھی یہ دونوں کام مرشد کو کرنا ہوتے ہیں۔ لہذا سید احمد مرحوم نے اسکا نام محمدیہ رکھدیا یہ کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے۔ اور وہ جو غیر مقلد مذہب معین محمدیہ اپنا طریقہ بتاتے ہیں۔ اُسکے معنی یہ ہیں کہ علم و عمل ظاہری میں ہم ایک مذہب کے پابند نہیں بلکہ حضرت محمدؐ کی حدیث کے پابند ہیں تو اُس محمدیہ اور اس محمدیہ میں فرق ہے۔ جواب بیعت کرنے پانچ طریقوں میں یا اُس سے بھی زائد میں ہو اسکا کیا مضائقہ ہے اس ملک میں فقرا متشرعین کے چار طریقے جاری ہیں۔ چشتیہ۔ قادریہ۔ نقشبندیہ۔ سہروردیہ بلکہ سہروردیہ بھی کم ہو گیا اور ملکوں میں اور بھی طریقے ہیں جیسے مدنیہ۔ شطاریہ۔ رفاعیہ ذرا تغیر سے نام بدل جاتا ہے ورنہ اصل اُصول سب کا واحد ہے فقط والسلام

نقل خط جناب فیض مآب یادگار سلف حضرت مولانا سید عبدالرشید خلف مولانا سید عبدالجلیل مغفور سجادہ نشین خانقاہ رائے بریلی

۷۸۶

بخدمت عنایت مرتبت، معدن مروت و فتوت لخت جگرم قوت بازویم، مولانا مولوی عبدالاول صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد سلام مسنون و شوق ملاقات واضح ہو الحمد للہ بہمہ وجوہ مع الخیر اور طالب خیر ہوں۔ بعد انقضائے مدت بعیدہ مسرت نامہ خیریت آگین آپکا موصول ہو کر شکر عنایت کا کیا جو سوالات کہ آپنے بھیجے ہیں انکے جوابات درج ذیل ہیں۔

سوال اوّل۔ مولانا کرامت علی قدس سرہ حنفی تھے یا غیر مقلد و وہابی اور انکی اولاد اور بھتیجے اور ناتی و پوتے وغیرہ وہابی ہیں یا پکے حنفی۔ جواب سوال اوّل۔ جناب مولانا کرامت علی صاحب مرحوم سخت حنفی تھے اور انکی اولاد بھائی بھتیجے۔ ناتی۔ پوتے اور تمام خاندان مولانا مرحوم کا سب کے سب احناف ہوتے چلے آتے ہیں اور کبھی آج تک غیر مقلدی کی بو بھی کسی کے دماغ میں نہیں گئی ہے بلکہ پاس بھی نہیں پہنچی۔

سوال دوئم۔ طریقہ محمدیہ حضرت سید احمد مجدد بریلوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ کا نام ہے یا نہیں اور اس طریقہ کو اکابر علماء نے تسلیم کیا ہے یا نہیں۔ جواب سوال دوئم۔ طریقہ محمدیہ خاص حضرت سید احمد صاحب مجدد شہید بریلوی علیہ الرحمت والغفران کے طریقہ کا نام ہے اور اس طریقہ کو اکابر علماء نے تسلیم کیا ہے اور آج تک کبھی کسی نے اعتراض بھی نہیں کیا بعض لوگوں نے خود حضرت سید صاحب سے اس طریقہ کے نسبت کچھ پوچھا جواب شافی پاکر دست بیع ہوئے۔ اور یہ طریقہ بلا توسط احدی پیشگاہ حق سبحانہ تعالیٰ سے حضرت امیر المومنین کو عطا ہوا ہے۔ واضح ہو کہ جو لوگ طریقہ محمدیہ کو غیر مقلدین کا طریقہ قرار دیکر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اور راہ راست سے برگشتہ کرتے ہیں وہ اسلام اور مسلمانوں کے قطعی بدخواہ ہیں اور بلباس دوستی کام دشمنی کا کرتے ہیں۔ اور مثال گندم نمائی جو فروشی انہیں پر صادق آتی ہے اللہ تعالیٰ انکے شرور سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے اور اللہ جل جلالہ ان لوگوں کو توفیق نیک عطا فرماوے ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۲ھ از تکیہ کلان رائے بریلی۔ راقم عبدالرشید

انتہیٰ ملخصاً

تحریر صداقت تخمیر بلبل باغ معانی، عندلیب شاخ الفاظ ومبانی، موفی عالی ذات قدر، عالم عامل باخبر، مولوی حافظ الحاج ابوالبشر الحنفی النعمانی، رقی الشر بالسبع المثانی،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا ومصلیا ومسلما

ایسی عام مقبولیت جسمین کسی فرد کو بھی حسن اعتقاد کے سوا مجال رد و انکار اور کسی طرح کا حجت و تکرار نہو جب پروردگار عالم جل شانہٗ نے اپنے لئے بھی تجویز نفرمائی تو مقبولان بارگاہ ایزدی انبیا علیہم السلام ہون یا اولیائے کرام کسی کے لئے کب ہوسکتی ہے۔ حضرات انبیاء سابقین کو دیکھیے تو منکرین کی تعداد انکے متبعین سے کہین زیادہ ہی نظر پڑیگی۔ تاریخ کے صفحات پر نظر ڈالنے سے اولیائے کرام کے دشمن ایک طرف الگ دکھائی دینگے۔ ہمارے حضرت مولی اکمل افضل الرسل شفیع الامم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے علما جو مصداق ورثة الانبیاء ہین انمین باعتبار رشد و ہدایت و ترویج دین و ملت کے باہم وہی فرق نظر آتا ہے جو حضرات انبیا علی نبینا وعلیہم الصلوة والسلام مین فرق باہمی تھا کہ کسی کی پند و نصیحت اور سعی و کوشش سے ہزارون بندگان خدا رو براہ ہوئے اور کسی کے ارشاد و تلقین کا اثر دس بیس سو پچاس ہی تک محدود رہا جیسا کہ مجددین دین اور انکے خلفای کاملین کی سعی و کوشش کے مختلف نتائج و آثار تواریخی صفحات پر اس امر کی تصدیق کر رہے ہین۔ اسیطرح اس تیرہوین صدی مین حضرت مجدد بریلوی سید احمد شہید رحمة اللہ تعالی علیہ کے آفتاب ہدایت نے ہند و بنگال کو منور کیا اور انکے خلفای خاص کے ذریعہ سے ظلمات سیئات اور غیاہب بدعات کو خدائے پاک ایسا دور کیا کہ جسکا اعتراف ہر کسی کو ہے لیکن فرق مراتب کے لحاظ سے دیکھیے تو حضرت ممدوح کے اجل الخلفا اعز المجازین حضرت مولانا شاہ کرامت علی صاحب جونپوری رحمة اللہ علیہ کی سی قوة افادہ و افاضہ اور مقبولیت عامہ و محبوبیت خاصہ کسی مین نظر نہین آتی مگر ہر ذی کمال کیواسطے کم و بیش کچھ نہ کچھ مخالف و معاند کا ہونا برابر سے چلا آیا ہے اور یہی ثمر ترقی کمال ہے۔ بلکہ مخالفین کی عیب بینیون اور حاسدین کی نکتہ چینیون سے ہمیشہ اور بھی اوصاف مخفیہ کا اظہار ہے لان الاشیاء تعرف باضدادها بنا علیہ حضرت مولانا ے مغفور کے بھی مخالف و معاند کہین نہ کہین

ضرور تھے اور اب بھی ہین لیکن بخوبیت [illegible] اگر [illegible] سے مسلمانون کے [illegible]
پروہ گمنامی مین ایسا مستور رکھا تھا کہ جب دشمن گمراہ [illegible] ان خاکسار کو بھی یہ گمان تھا کہ [illegible] طریقہ
کوئی مخالفت بالخصوص ملک بنگال مین شاید نہوگا۔ مگر جب یہ خاکسار ۱۳۲۶ھ مین اطراف باسا ضلع بریسال مین پہنچا
تو سنا کہ کسی مصنوعی عالم نے وہان آکر لوگون کو یہ فریب دینا شروع کیا کہ جو محمدیہ طریقہ مولانا کرامت علی صاحب اور انکے بزرگون کا
ہے یہ حقیقت مین کوئی طریقہ نہین بلکہ طریقہ صرف چار ہی ہین یہ پانچوان طریقہ غلط اور باطل ہے مگر سچے ہادیون کی سچی
انکی ہدایت ایسی بے بنیاد باتون سے کب متغیر ہونے والی تھی آخر کار سارا فریب ظاہری و باطنی کھل گیا اور وہ نامراد
واپس گیا۔ البتہ وہان کے ایک نامور رئیس نے اس مستور الاحوال کے ظاہری مقال کو اختیار کر لیا اور حسب [illegible] ایک
علاقہ کے سیدزادہ اور اولاد حضرت غوث پاک ہونے کو بکمال حسن ظن مان لیا اسیطرح اسکے دعوای علم و معرفت اور
اسکی بلا فریب گفتگو اور الزامات جہالت و عداوت کو بھی نہایت سادگی سے یقین کر لیا اور ایک مقبول ہادی دین
کی مخالفت کیواسطے تل گئے جسکے فیض لامتناہی سے ہزارون ہزار آدمیون نے اسلامی احکامات کو جانا اور حقوق اللہ اور حقوق
العباد کو پہچانا یہانتک اس غرض مین کہ مکر و فریب کا اثر ہوا کہ اس مخالفت و عناد کی باتون کو کتابی صورت مین لانیکے لئے زر
کثیر و زر خطیر صرف کرنیکی بھی مطلق پروا نکی یہ بھی خدا کی شان ہے کہ ان مخالفانہ کارروائیون سے بجاے اسکے کہ اس مستور الحال کا جہل
و اضلال کا پردہ فاش ہو اور کوئی نتیجہ بفضل خدا جل و علا نہین ہوا اور نہ انشاءاللہ ہونیوالا ہے بلکہ وہ فتنۂ باطنی جو عالمانہ لباس کے پردہ
مین خلق اللہ کیلئے نہایت ضرر رسان تھا اس نشۂ حسد کی بدولت بہت جلد خود بخود ظاہر ہو گیا۔ میرا ارادہ تھا کہ ان باتون مین
ایک خیرخواہانہ مضمون شریعت و طریقت کی معتبر و مقبول کتابون سے لکھون اور اسمین ان الزامات بیجا کا جواب دون جو سادہ لوح
لوگون کے بہکانیکو دل سے تراشی گئی ہین لیکن ہمارے مخدوم بزرگوار خالو مکرم مولانا حافظ عبدالاول صاحب نامی فیض [illegible] نے یہ کتاب جسکا
نام شجرات طیبات ہے ایسی مفید عام لکھی ہے جو بالعموم تمام سلاسل مروجہ کے مسلکین و مریدین کیواسطے نہایت نافع و رہنما ہے اور
طریقہ محمدیہ پر اعتراض کرنیوالون کے جواب کیلئے زبردست تازیانۂ تنبیہ ہے اور اہل طریقت کیلئے حرز جان اور ارباب شریعت
کیلئے مقوی ایمان ہے ۳ جمادی الاولی ۱۳۲۷ھ راقم خاکسار ابوالبشر نبیرۂ حضرت مولانا شاہ کرامت علی جونپوری قدس سرہ العزیز

مختصر حالات [illegible]

جامع شریعت و طریقت حاوی فروع و اصول حضرت مولانا [illegible] عبد الاول [illegible] جونپوری

[illegible] بنگال جناب مولانا کرامت علی صاحب [illegible] آپ کی ولادت [illegible]

[illegible] اور وفات ۱۳۲۹ھ [illegible] برس کی عمر

[illegible] دینی خدمتیں انجام دی ہیں وہ آپ کی کرامت شمار کی جا سکتی ہیں اس قلیل زمانہ میں سیل علم [illegible]

[illegible] تبلیغ اسلام کرنا اور فرقہ باطلہ سے صدہا مباحثہ کرکے ان کو راہ حق پر لانا عربی مدارس اور [illegible]

[illegible] کے کثرت سے مدرسوں کو قائم کرنا اور ساتھ ہی ساتھ ایک سو تیس کتابوں کا تصنیف کرنا اس [illegible]

[illegible] کرامت کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ آپ کی تصانیف ایسی بلند پایہ ہیں کہ مدرسوں کے

نصاب میں داخل ہیں۔ اور جس قدر کتابیں آپ نے لکھی ہیں سب دینی ضروریات کے لئے ہیں۔ آپ تلاوت

[illegible] تبلیغ اور تصانیف کو اپنا مقصد حیات سمجھتے تھے۔ انتقال سے چند ماہ قبل جلالین شریف کا ایک

مکمل مبسوط حاشیہ لکھنے کی تیاری میں تھے اور تمام انتظامات مکمل تھے کہ سفر بنگال درپیش ہوا متوسلین

کے اصرار و درخواست پر آپ ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ یوم شنبہ کو مکان سے جانب فرید پور روانہ ہوئے۔

اور جب عید الفطر آپ پر اچانک فالج کا حملہ ہوا جس سے سخت علیل ہوئے اور آپ کی حالت دن بدن ابتر ہوتی گئی

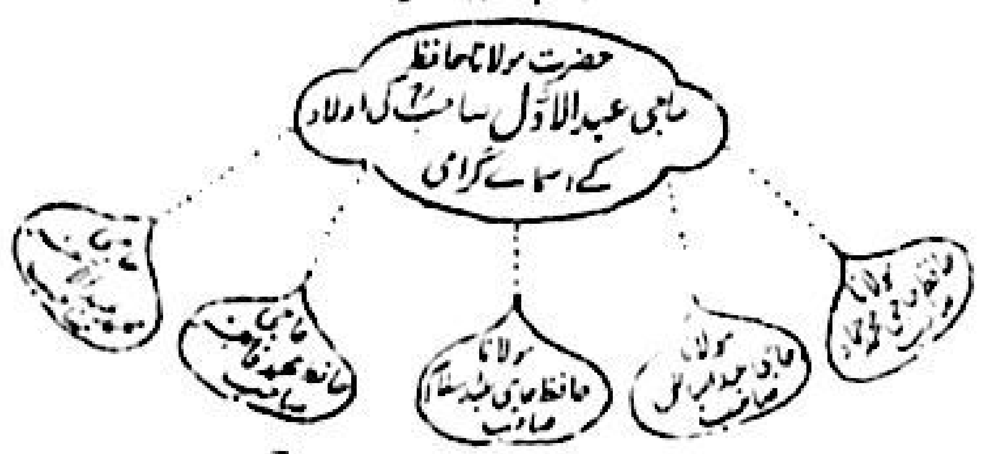
[illegible] علاج یا کشتی خاک گو آپ کلکتہ لائے گئے اور وہیں شب شنبہ ۱۲ شوال کو داعی اجل کو لبیک

کہی۔ مزار آپ کا مانک تلہ۔ عبد الرحمن خان صاحب کے باغ میں ہے جو کہ زیارت گاہ عامۂ مومنین ہے۔

آپ کی وفات پر ایک صاحب ذوق بزرگ کے دل پر تاریخ وفات کی یہ آیت قرآنی منکشف ہوئی۔

فَلَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ

۱۳۲۹ھ



راقم عبد السلام ابن حضرت مولانا حاجی حافظ عبد الاول صاحب رحمۃ اللہ علیہ